U.9043



جلد (۸) نمبر (۶،۵)

رسالہ ترک منکرات

ماہ فروردی و اردی بہشت ۱۳۵۳ھ



آپ نے دیکھا؟ یہ نشہ کا عادی تھا

اور یہی

جب چھوڑ دیا

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر ایجنٹ برآ

نائب صدر نشین

عالیجناب دیوان بہادر ایس۔ آر۔ اوامدو آئنگار ایم، بی، ای ایڈوکیٹ

اراکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی او۔ بی۔ ای — جناب سی۔ سی۔ پال صاحب او۔ بی۔ ای

ریورنڈ [illegible] سیاکٹ — جناب چیف جسٹس راجہ بہادر شیشور ناتھ صاحب

جناب نواب حسین جنگ بہادر — جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

رسالہ

ترک مسکرات

جلد (۸) نمبر (۵و۶)

ماہ فروردی واردی بہشت سنہ ۱۳۵۴ف

سنہری باتیں

مہابھارت ۔ شراب نہ پیو ۔ نہ چھوؤ ۔ نہ دو

انجیل ۔ شرابی خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتا ۔

آہ نواب کمال یار جنگ مرحوم

آپ کا اصلی نام نواب میر کمال الدین حسین خاں تھا۔ آپ نواب میر اسد علیخاں (خانخانان) مرحوم کے فرزند نواب میر احمد علیخاں ذوالفقار جنگ مرحوم کے نواسے اور نواب میر سرفراز حسین خاں فخر الملک ثانی مرحوم کے بھتیجے اور داماد تھے۔ ۱۶ ماہ صفر ۱۳۱۲ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ علوم مشرقی و مغربی میں لیاقت تامہ رکھتے تھے۔ آپ شاعر بھی تھے۔ کمال آپ کا تخلص تھا۔ آپ اپنے والد مرحوم کے حین حیات ہی سے اسٹیٹ و املاک کے کاروبار کا انتظام خود دیکھتے تھے ۵ ماہ محرم ۱۳۵۴ھ کو آپ کی وراثت منظور ہوئی۔ اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہ العالی کے الطاف شاہانہ آپ کے شامل حال تھے۔ آپ کی جاگیرات کی آمدنی پانچ لاکھ پندرہ ہزار تین سو پچیس روپیہ دو آنہ چھ پائی ہے۔ حین افتتاح سون برج آپ کو ہمرکاب باسعادت رہنے کا شرف حاصل رہا۔ اثنائے راہ میں آپ کا سیلون حضرت اقدس و اعلیٰ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے اپنے اسپیشل میں لگوا کر آپ کی عزت افزائی فرمائی۔ اور بوقت مراجعت ۳ ماہ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۵ھ کو اپنی جاگیر موضع مرزا پلی میں آپ نے ملازمان بندگانعالی مدظلہ العالی کو چائے نوشی کی زحمت دی جسے از راہ مراحم خسروانہ شرف قبولیت بخشا گیا۔ اور حسب فرمان خسروی سفر کلکتہ ۱۳۵۵ھ میں آپ ہمرکاب باسعادت رہے۔ جہاں ہز ایکسلنسی وائسرائے بہادر گورنر بنگال مہاراجہ ٹیگور کی دعوتوں میں (جو حضرت اقدس اعلیٰ کے اعزاز میں ترتیب پائی تھی) آپ بھی شریک رہے اور واپسی پر ہندوستان کے بڑے بڑے اور مشہور معروف مقامات کی سیر و سیاحت فرمائی غرہ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ کو بتقریب جشن سالگرہ مبارک اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہم العالی آپ نے خطاب مستطاب نواب کمال یار جنگ بہادر سے سرفرازی پائی۔ آپ کی پبلک دلچسپیوں کے مدنظر رعایا کے نمائندوں نے آپ کو مرکزی مجلس امداد قحط زدگان ممالک محروسہ سرکار عالی کا صدر نشین منتخب کیا اس حیثیت سے آپ نے جملہ قحط زدہ علاقوں کا بہ نفس نفیس دورہ فرمایا

اور مصیبت زدگان کی امداد کی۔ طبقہ جاگیرداران نے آپ کو اپنی مجلس کا صدر منتخب کیا۔ آپ کو حیدرآباد دکن کی صنعتی اور معاشی ترقی سے بڑی دلچسپی تھی۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے آپ کو اپنے سالانہ میقات کا صدر منتخب کیا۔ اس حیثیت سے آپ نے جو بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور مسلمانان ہند کی تعلیمی فلاح وصلاح سے متعلق جو تدابیر اپنے صرفہ سے اختیار کی وہ ہندوستان کی تاریخ میں ایک شاندار کارنامہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ مجلس قیام امن کے بھی صدر تھے۔

تحریک ترک مسکرات سے آپ کو نہایت گہری دلچسپی تھی۔ ۰ ہ آذر ۱۳۴۱ف کو آپ نے نمائش ترک مسکرات کا اپنے دست مبارک سے افتتاح فرمایا جو اپنی نوعیت میں حیدرآباد تو کجا ہندوستان میں بھی پہلی تھی۔

——صدر انجمن کے منجملہ دیگر مساعی کے ٹمپرنس ہال کی تعمیر ایک ہے۔ جو نہایت اہم ہے یہ وہ مراکز ہیں جہاں اہلیان محلہ کے لئے دلچسپ مشاغل۔ بچوں کے لئے کھلونے نوجوانوں کے لئے کھیل کود کے سامان اور بڑوں کے لئے اخبارات وغیرہ مہیا کئے جاتے ہیں۔ اس قسم کا پہلا ٹمپرنس ہال جناب رائے صاحب منتظم بہادر جمنالال رام لال کے قیمتی گراں قدر عطیہ سے نو آبادی ترک مسکرات دبیر پورہ میں تعمیر ہوا۔ دوسرا ٹمپرنس ہال آپ ہی کے گراں بہا عطیہ سے تعمیر ہوا جو مکانات آرائش بلدہ واقع ملے پلی کا زینت بنا ہوا ہے ونیز آپ کے نام نامی سے موسوم ہے یہ ہال نہایت تزک واحتشام کے ساتھ عالیجناب نواب اعظم جاہ بہادر ولی عہد دولت آصفیہ کے دست مبارک سے افتتاح فرمایا گیا۔ تحریک ترک مسکرات سے آپ کی گہری دلچسپی کی داستان یہیں ختم نہیں ہوتی۔ ابھی ٹمپرنس ہال کے محاذی ایک وسیع میدان میں تفریحی سامان کے نصب کروانے کیلئے آپ نے ایک ہزار روپیہ عطا فرمانیکا وعدہ فرمایا تھا۔
۱۳۵۰ف کا ٹمپرنس رودرس کا گرمائی کیمپ اسٹیٹ کے مستقر پر کیا گیا تو آپ نے براہ طلبا نوازی ہر طرح کا آرام وآسائش بہم پہنچانے کا حکم صادر فرمایا۔

اکثر علمی رفاہی مذہبی سرگرمیوں میں مالی حصہ لیتے تھے۔ غربا پروری مستقل مزاجی اور مدبری میں اپنی آپ نظیر تھے۔

۲۹ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ روز چہارشنبہ ساڑھے گیارہ بجے دن کے آپ نے انتقال فرمایا رات کے ۱۲ بجے آپ کو دائرہ میر مومن (جہاں آپ کا ہڑواڑہ ہے) میں سونپا گیا۔

— ——— ——— ——— ———

نشری تقریر

مسٹر ویٹھل راؤ لنگسگور انچارج رسالہ ترک مسکرات کنڑی نے بزبان کنڑی بتاریخ ۴ خورداد ۱۳۵۲ف شام کے پانچ بجے (۴۱۱) میٹر پر نشرگاہ حیدرآباد سے ایک تقریر نشر کی جس کا اُردو ترجمہ قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ نشرگاہ حیدرآباد سے تقریر مذکور کی اشاعت کی اجازت دی گئی ہے جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

اس جہاں میں کائنات کے ہر اصول کو جاننے والے کوئی نہیں ہیں۔ زیادہ واقفیت رکھنے والوں کی تعداد بھی زیادہ نہیں ہے۔ ان اصولوں کا علم نہ رکھتے ہوئے بھی ان سے اثر پذیر ہو کر عمل نہ کرنیوالی ہستی دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ اس وجہ سے دنیا میں "مہاتما" یا "پیغمبر" پنڈت۔ فاضل اور جاہل نظر آتے ہیں۔

اصولوں سے بے بہرہ رہکر بھی ان پر خود بخود عمل پیرا ہونے والے لوگ تو ضرور ہوں گے۔ لیکن ان کو جان کر عمل کرنے والوں کو پھل زیادہ ملتا ہے۔ جہالت سے تڑپنے والوں کی تکلیف دور کیجا سکتی ہے لیکن جان بوجھ کر راستے سے بھٹکنے والے نہ صرف خود مصیبتوں کے شکار ہو جاتے ہیں بلکہ دنیا کو بھی تکالیف میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ موسم گرما کے جلتے ہوئے دھوپ میں پھرنا صحت کے لئے مضر ہے۔ اس کے باوجود جلتے ہوئے دھوپ میں کھڑے ہو کر گرم پانی نہانے والوں کو یا "گرم پانی" پینے والوں کو لوگ کیا کہینگے۔ آپ سب جانتے ہیں ایسے معمولی معمولی باتوں میں ہی راستے سے بھٹکتے ہیں تو دل کی ڈگمگاہٹ کی باریکی کو سمجھنا اور پھر سمجھکر عمل پیرا ہونا اور بھی مشکل امر ہے۔ انسان کی زندگی کا انحصار اس کے دل کی مضبوطی پر ہے۔ انسان کو اپنے زیر اثر کرنے کی طاقت دل رکھتا ہے اور پھر کمال یہ کہ اس کی خبر اس انسان کو ہی نہیں ہوتی جو اس کے تحت ہو جاتا ہے۔ وہ شخص جو دل کو قابو میں رکھتا ہے وہی زندگی میں کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ جب تک دل قابو میں رہتا ضمیر کی رہبری میں جملہ اعضا رکام کر سکتے ہیں ورنہ "ٹھوکریں کھائے" پر ضمیر کی آواز یاد آتی ہے۔ اگر اس وقت بھی سدھر جائے تو غنیمت ہے ورنہ بار بار ٹھوکر کھانے سے زخم بڑھتے جاتے ہیں اور صحت مشکل ہو جاتی ہے اور ایسے وقت ضمیر کی آواز مدھم ہو کر معاون نہیں ہو سکتی

اسی لئے ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎ من ہو کر بلوان ہؤ مراد پاتا ہے انسان

ہم پرانوں میں پڑھتے ہیں کہ مستقل مزاجی سے دھروا جیسے معصوم بچے نے بھی خدا کا وصال حاصل کیا۔ ایک ہفتہ قبل مین اپنے دوست کے ہاں گیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ دیکھیئے آج کل شکر مہیر نہونے سے ہم چائے پینا بھی ترک کر دیئے ہیں جس سے ہم کو بچت ہو رہی ہے۔ مین نے کہا حضرت آپ اس بات کو بہت دیر کے بعد سمجھے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے بہت عرصہ پیشتر ہی کہا تھا، پر آپ نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ انھوں نے یوں فرمایا۔ جی ہاں! کیا کیا جائے ہم جیسے لوگوں کی حالت ایسی ہی ہوتی ہے بزرگوں کی باتیں بھلی تو معلوم ہیں لیکن سماج اور سوسائٹی میں مل جل کر رہنے کی غرض سے ہم نے ایسا کیا۔

اسی طرح اور بھی بہت سی چیزیں ہیں کہ ہم اچھی عادتوں کی مشق بہت کم کرتے ہیں۔ جب مین ایک دوسرے دوست کے پاس گیا تھا تو انھوں نے فرمایا کہ "جناب ہم نے آئندہ سے صرف کھدر ہی استعمال کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے لیکن کھادی بھنڈار ہمارے لئے کافی کپڑا فراہم نہیں کرتے اس لئے آپ کی یہ "قومی تحریک" کامیاب نہیں ہوتی۔

ان دو واقعات سے ہم دو حقیقتوں سے آشنا ہوتے ہیں۔

۱۔ ضمیر کو بھلانہ معلوم پر بھی انسان ماحول سے متاثر ہو جاتا ہے لیکن فرشتہ صفت لوگ اس سے بھی پار نکل جاتے ہیں۔

۲۔ انسان اپنی کمزوریوں کو پوشیدہ رکھنے کے لئے سماج پر گلا کرتا ہے اور خود کو سماج سے الگ تھلگ تصور کرتا ہے۔

انسان جب اپنی سماجی ذمہ داری سے باز ہونے لگتا ہے اوس وقت سماج سے خود بچھڑ جاتا ہے اور اسی حد تک سماج کو بھی نقصان پہنچاتا ہے اور ایسے اقوام کے قوانین وضوابط جہاں اس قسم کے انسان زیادہ ہوں "اندھی تقلید" پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور وہ "قانون قدرت" کے مخالف ہوتے ہیں اور سماج پستی میں گر جاتا ہے اور غلامی رونما ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے دل کی غلامی کی زنجیر کو توڑ کر نہیں پھینک سکتا تو وہ سماج کو غلامی سے کیسے آزاد کرا سکیگا۔

انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو جان کر اپنے دل پر قابو حاصل کرے۔ مختصر یہ کہ انسان کو یہ خود غرضی کا خیال ترک کر دینا چاہیئے کہ کائنات کی ہر شئے صرف اپنے ہی استعمال کے لئے ہے۔ بلکہ یہ تصور ہونا چاہیئے کہ سب کے لئے ہے اور یہ حقیقت اس کی فہم میں آنی چاہیئے کہ کوئی شئے

ہمیشہ کے لئے اس کی نہیں ہو سکتی ۔ زمانہ و ملک کے لحاظ سے ان اشیاء کے استعمال بعد بقول سے آگاہ ہوکر اپنی روحانی ترقی کے لئے کارآمد بنانے کی آزادی قادرِ مطلق نے کیا ہیں یعنی ہر ذی روح کو عطار نہیں کئے ہیں ۔ مشکل تو یہ ہے کہ انسان اس سے فراموش ہوکر اپنے اعضار کو ان اشیار میں محو رکھکر بدمست ہو جاتا ہے ۔ یہ اشیار اپنی زندگی کے لئے کسقدر بھی غیر ضروری ہوں وہ دلکش رہنے سے ان کو استعمال میں لانے کی کوشش کرتا ہے ان کے حصول کے لئے اپنی ثروت و طاقت کو فضول خرچ کرتا ہے ۔ یہ غیر ضروری سامان مجسم محبت بنکر اُسے اپنا گرویدہ بناکر دل و دماغ کو اندھیرے سے گھیر دیتے ہیں ۔ اس قسم کے ’’بلہ اشیار کو نشیلی اشیار یا مسکرات کہنا بجا ہوگا صرف سیندھی شراب اور بھنگ کو ہی نشیلی اشیار کہیں تو میرے خیال میں کافی نہیں ہے ۔

روزمرہ زندگی میں اس قسم کے غیر ضروری اشیار کا استعمال بلاناغہ شروع کریں تو وہی عادتیں طبیعت ثانی بنکر ہمارا پیچھا کرنے لگتی ہیں ۔ شہروں میں ہر نئے فلم کو دیکھنے والے کتنے لوگ نہیں ہیں ؟ گھر میں کھانیکے لئے غذا میسر نہ ہونے پر بھی اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے وہ سیندھی ہو ۔ چائے ہو ۔ سگریٹ ہو ۔ عیاشی ہو ۔ سینما بینی ہو ۔ کسی نہ کسی طرح روپیہ حاصل کرکے صرف کرنیوالوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہونے کا خوف طاری رہتا ہے ۔ ایسا کیوں ہوتا ہے ؟ خطا کس کی ہے ؟ کیا ان اشیار کا یا ان اشیار کی قیمت حاصل کرکے دلکش بناکر پیش کرنے والوں کا ؟ یا گاہکوں کا یا ان کو کرنے کی ہمت افزائی کرنے والوں کا ۔ ایسے سینکڑوں سوالات پیدا ہوتے ہیں ۔ غلطی ایک سے ہی ہوئی تو اس کا اثر بھی اسی حد تک محدود رہکر جلد ختم ہو جاتا لیکن آج ہندوستان ان مسکرات کے نشہ میں چور رہوکر خوابِ غفلت میں پڑا ہوا ہے کمزوری میں تڑپ رہا ہے ۔ اس مذموم رواج کی تاریخ کیا ہے اسقدر عروج کس سے ہوا اس وقت اس بحث میں جاکر طوالت دینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے ۔ بہرحال مسکرات ہماری ہتکڑی بنی ہوئی ہیں ان سے بری ہونے کے تدابیر کا اقدام کرنا ضروری ہے ۔

ان عادات بد کے غلام بن جانے کے بہت سے وجوہات ہیں ۔ ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ ہم مذہبی اصولوں پر کاربند نہیں ہیں ۔ آج کل ہمارے ملک میں مذہب اور دھرم کے نام پر سیاسی حقوق و اقتدار حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی سعی کرتے ہیں لیکن قانون کے ذریعہ مذہبی اور اخلاقی اصولوں پر کاربند رہنے کے لئے سماج پر لازم قرار دیا جائے تو اس کو انفرادی آزادی کا ’’ھبینٹ‘‘ تصور کرکے اس کے خلاف آواز بلند کیا کرتے ہیں ۔ غیر متزلزل مذہبی قوانین

کی بنا پر بنائے ہوئے اخلاقی اصول قانون کی شکل میں آکر طبیعت ثانی بنے ہوئے ان برے عادات کا قلع قمع کر دینا چاہیئے۔ برطانوی ہند کے چند صوبہ جات میں مختلف محبان وطن اس بارے میں جدو جہد کئے اور کر رہے ہیں اور صوبہ جاتی حکومتوں نے جب وہ رعایا کے نمائندے تھے۔ اس عادت بد کو دفع کرنے کی کافی توجہ کی۔ ہماری حکومت سرکار عالی نے بھی اس سلسلہ میں اپنے خاص حالات کے تحت اپنی ہی نوعیت کی کوشش جاری کی ہے۔ محکمہ آبکاری کی آمدنی میں روز بروز اضافہ ہونے پر بھی نشیلی اشیاء کا استعمال کم ہونا اعداد و شمار سے ثابت کیا جا رہا ہے۔

حسب فرمان خسروی سالانہ امداد عطا کر کے حکومت نے صدر انجمن ترک مسکرات" قائم کی ہے اس انجمن کی جاری کردہ پر امن اور مستحکم تحریک سے اس وقت کوئی ثمرہ گو حاصل نہ ہو لیکن رائے عامہ کو یکجا کرنے عوام میں پرچار کرنے کے لئے اور آئندہ آنیوالی نسل کے لئے فائدہ بخش ہو سکتی ہے۔ پھر بھی موجودہ کام میں وسعت ہونا ضروری ہے اور عوام اس میں زیادہ حصہ لینے کی غرض سے صدر انجمن ترک مسکرات میں عوام کے نمائندہ جماعت سے نمائندوں کا انتخاب کا طریقہ رائج کرنا بھی شائد مفید ثابت ہوگا۔

حکومت سرکار عالی نے آبکاری کے متعلق بھی چند قوانین نافذ کی ہیں۔

(۱) ۱۸ سال سے کم عمر والے سینندھی کی دوکان میں نہیں آسکتے۔

(۲) مقررہ اوقات میں ہی دوکان کھلی رکھی جائے

(۳) بدوران اوقات محکمہ پولیس و آبکاری کے جوان ان دکانات پر متعین ہوں گے۔

(۴) اہل اسلام کے چند عیدوں میں صرف مسلمانوں کو شراب فروخت نہ کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں اور دیگر تہواروں میں مقامی ضروریات کے لحاظ سے سیندھی وغیرہ مہیا کئے جانیکا اختیار مقامی عہدہ داران آبکاری کو دیا گیا ہے۔

یہ حکومت کی جدوجہد ہے جو اس وقت جاری ہے۔ پبلک ادارہ جات یا پبلک کارکنان تحریکات منظور کر کے اخبارات میں شائع کرانے سے زیادہ آگے نہیں بڑھتے ہیں۔

ان واقعات سے معلوم ہوگا کہ ہماری ریاست اس سلسلہ میں جو کوشش کر رہی ہے اس کو ابھی اصلی معنوں میں کوشش کہنا دشوار ہے۔ سالہا سال سے آئی ہوئی اس عادت کو ایک مقررہ عرصہ میں دور کئے جانے کی ایک پالیسی پہلے اختیار کرنا نہایت ضروری ہے اور اس پالیسی کی روشنی میں ایک لائحہ عمل تیار کر کے آہستہ آہستہ قوانین یا سماجی اصولوں کو نافذ کیا جا سکتا ہے۔

یا پُرامن طریقہ پر پرچار بھی کیا جاسکتا ہے یا اور دیگر طریقوں کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔
مختلف ممالک کے واقعات کو دُہرا کر خوشی یا افسوس کا اظہار کر کے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے کا زمانہ خدا کے فضل سے اب گزر گیا ہے۔ ہندوستان خدا پرست اور مذہب پرست ملک ہے اس لئے یہاں مذہبی اصولوں کی بنا پر تعلیمی پروپگنڈہ سے مقصد حاصل ہوسکتا ہے اس طرح معاشرتی ترقی کے شیدا بھی معاشرتی رسم و رواج کی شکل میں ان قوانین کو جاری کر کے اس وقت مروجہ نشلی اشیاء کے استعمال کو روکنے کی جدوجہد کرنا چاہیئے۔
مجلس وضع قوانین میں بھی اس قسم کے قانون پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور حکومت بھی واضح طور پر اپنی پالیسی کا اعلان کرے اور اس کی روشنی میں نظام العمل مرتب کرے اس طرح حکومت اور عوام کے تعاون عمل سے ہی یہ تحریک ترک مسکرات کامیاب ثابت ہوگی۔
آئیے ہم دعا مانگیں کہ یہ تمام امور تکمیل ہونے کی گھڑی بہت جلد آئے اور ہم اس عادت بد کی غلامی سے نجات پائیں۔

معائنہ ٹمپرنس ہال

بتاریخ ۲۶ آبان ۱۳۵۲ف معزز قنصل جنرل ترکی مقیم بمبئی ۳ بہمن ۱۳۵۳ف محترمہ بیگم شاہ نواز اور ۸ اسفندار ۱۳۵۳ف کو کیپٹن میکیل سکاٹ گورنر بمبئی کے اے۔ ڈی۔ سی اپنی تشریف آوری بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے موقع پر ان معزز مہمانوں نے نوآبادیات ترک مسکرات و ٹمپرنس ہال کا معائنہ فرما کر تحریک ترک مسکرات کے ساتھ اپنی دلچسپی کا اظہار فرمایا۔
اس موقعہ پر مسٹر مانک راؤ معتمد صدر انجمن ترک مسکرات نے ادب مسکرات پیش کیا۔

عالم ترک مسکرات

قانون امتناع مسکرات کی برخواستگی

سی راجگوپال اچاری نے بتاریخ ۱۹ نومبر ۱۹۴۳ء بمقام گوکھلے ہال ایک کثیر مجمع کو (جو مہاجنا سبھا کی طرف سے مدعو تھا) مخاطب کرتے ہوئے گورنر ایکٹ سے جسکی رو سے امتناع مسکرات پر سے پابندی اٹھائی گئی ہے سخت احتجاج کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت کی طرف سے جو قدم اٹھایا جا رہا ہے اس سے ان چار صوبہ جات کے غریب عوام پر مصیبت اور بربادی لائی جا رہی ہے جہاں نشہ بازی قانوناً ممنوع ہے۔ صدر جلسہ نے واضح کیا کہ امتناع مسکرات کی برخواستگی کے قانون سے حکومت احاطہ مدراس کے عوام کے جذبات کو ٹھکرا رہی ہے۔

زبردست غلطی مسٹر راجگوپال اچاری نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ نے امتناع مسکرات کی پابندی کو برخواست کرکے ایک زبردست غلطی کا ارتکاب کیا ہے اس لئے عوام الناس کا یہ فریضہ ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے عائد کردہ غلط اقدام کا استقبال نہ کریں یعنے اس ام الخبائث کو نیست و نابود کئے بغیر دم نہ لیں۔

مسٹر راجگوپال اچاری نے اپنے سلسلہ مخاطبت کو جاری رکھتے ہوئے تبلایا کہ ۱۹۳۷ء میں امتناع مسکرات کے اصول کو پیش کئے جانے کے پیشتر مدتوں سے عوام کے ذہن میں اس کا خیال ہو رہا تھا۔ ۱۹۲۵ء میں ایوان مرکزی میں یہ تحریک طے پائی جس کو تمام غیر سرکاری اراکین کی تائید حاصل رہی کہ کلیتاً تحریک ترک مسکرات کے مسلک کو اختیار کیا جائے۔

اسی طرح کی تحریکات "صوبہ جاتی ایوان مقننہ" میں منظور کی گئیں۔ ۱۹۲۸ء میں تمام سیاسی جماعتوں کی مجلس نے جس میں مولانا محمد علی جناح، مسٹر موتی لال نہرو اور دیگر سربرآوردہ سیاسی قائدین بھی شریک تھے منشیات (تمام نشیلی اشیاء) کو کلیتاً ممنوع کرنے کی تحریک کو ایک بنیادی اصول قرار دیا جائے طے کیا۔

کانگریس جبکہ سات یا آٹھ صوبہ جات پر حکمران تھی کانگریس گورنمنٹ نے مختلف صوبہ جات میں تحریک ترک مسکرات کو آگے بڑھانے کے لئے پیش قدمی کی ہے۔

ستر لاکھ عوام پر اثر

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے راجہ جی نے ارشاد فرمایا کہ بغیر کسی اطلاع کے اس قانون کو اسطرح منسوخ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس قانون (برخواستگی امتناع مسکرات) کا اثر چند ہی عوام پر نہیں پڑیگا۔ ستر لاکھ عوام اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ ان چار اضلاع کی آبادی تقریباً آئرلینڈ کی آبادی سے دوگنی ہے۔ گزشتہ چھ سال سے ضلع سیلم میں اور اضلاع چتور اور کڑاپا میں پانچ سال سے اور نئے صوبہ شمالی اکاٹ میں چار سال سے ایک بھی تاڑی کی دوکان نہیں تھی۔ ان اضلاع میں ہر ایک ماں اور ہر ایک یتیم یہ محسوس کر رہے تھے کہ وہ نشہ کی بربادیوں سے محفوظ ہیں۔ لیکن یکم جنوری سے ہر جگہ تاڑی فروخت ہوگی اور گزشتہ برسوں کی معصومیت پر پانی پھر جائیگا۔

غذائیت

راجہ جی نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قانون امتناع مسکرات کی برخواستگی کیلئے حکومت نے یہ بھی ایک سبب تبلایا تھا کہ آج کل غذا کی کمی ہونے کی وجہ سے تازہ ترین تاڑی بطور غذا غربا استعمال کرسکتے ہیں لیکن ماہر غذائیت لفٹنٹ کرنل می کیا رسن نے یہ رائے دی تھی کہ سڑی ہوئی اور نہیں سڑی ہوئی تاڑی بھی تازہ ترین رہ سکتی ہے۔ ... میں سے سڑی ہوئی تاڑی میں غذائیت بالکل مفقود رہتی ہے۔ چند لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ تاڑی میں غذائیت بھی ہوتی ہے۔ لیکن ماہر صاحب غذائیت نے یہ صاف تبلایا کہ کسی قسم کی غذائیت کے ... لئے تاڑی کا استعمال غیر ضروری ہے۔

تبلیغ ترک مسکرات

مسٹر سی راجگوپال آچاری کی گوکھلے ہال میں موثر اپیل کے بعد ... ان اکثہ معززین اسی تجویز میں شریک کہ تحریک ترک مسکرات کے متعلق کونسا طریقہ اختیار کیا جائے ... ایک ... مجلس تشکیل دیجائے جو عوام اور حکومت کے نمائندوں ...

میں مجلس کے طریقہ کار کے متعلق رہبری اور رہنمائی کرے گی اور عملی حصہ لے گی کہ کس طرح تحریک ترک مسکرات کو کامیاب بنایا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ موثر اور کثیر تبلیغ کے ساتھ ساتھ عوام سے گرم جوشانہ امداد حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ اگر قانونی اور پرامن ذرائع سے کام لیا جائے تو ترک مسکرات کے اصول کو تحریک کرتے ہوئے نا انصافی کی گئی ہے وہ حکومت پر واضح کیجا سکیگی۔ اس کا کسی سیاسی اصول سے تعلق نہ ہوگا۔ بلکہ سوشل اصلاح پیش نظر ہوگی۔ ایک ابتدائی مجلس مہاجن ہال میں بروز پنجشنبہ ۲۵ نومبر ۶ بجے شام اس نیک غرض کی انجام دہی کے لئے ترتیب دی گئی ہے۔ عوام جو اس تحریک سے دلچسپی رکھتے تھے اور جو حصہ لینا چاہتے تھے اس مجلس میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر ایک مجلس متذکرہ صدر کی تشکیل کا سوال بھی اس صحبت میں پیش ہوا۔

روئداد جلسہ انجمن ترک مسکرات طلبا قصبہ میڑپلی نگریتہ ضلع محبوب نگر

مولوی خواجہ معین الدین صاحب فہمی متعلم منشی فاضل معتمد انجمن ہذا کی کوششوں سے قصبہ میڑپلی کے طلبا اور عوام میں تحریک ترک مسکرات کے ساتھ عام دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

چنانچہ ایک جلسہ ترک مسکرات ترتیب دیا گیا اور مدرسہ کے کثیر طلبا کا جلوس اردو تلنگی گیت گاتے ہوئے معروف کے آبادی میں ایک گھنٹہ تک گشت لگایا اور زاں بعد جلسہ نہایت کامیابی سے منعقد ہوا اور کثیر افراد مقامی شریک ہوکر اپنی دلچسپی کا اظہار فرمائے۔

لالہ گوڑہ میں مظاہرہ

بتاریخ ۲۱ فروردی ۵۳ ف انٹرنیشنل گارڈ آف گڈ ٹمپلرس کے زیر اہتمام لالہ گوڑہ ریلوے دواخانہ کے وسیع میدان میں ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ مزدوروں کی کثیر تعداد شریک جلسہ تھی۔ انجمن مذکور کے ایک اعزازی کارکن نے شریمتی کستوری بائی گاندھی کے انتقال پر ملال پر رنج وغم کا اظہار کیا اور دوران تقریر میں یہ واضح کیا کہ تحریک ترک مسکرات سے شریمتی آنجہانی کو گہرا تعلق تھا۔ اور ان کا انتقال تحریک ترک مسکرات کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ازاں بعد حاضرین جلسہ نے ایستادہ ہوکر خاموش دعا کی کہ مرحومہ کی آتما کو شانتی نصیب ہو۔

این۔ ایس۔ ریلوے لیبر آفس کی جانب سے دلچسپ اور معلوماتی فلموں کا مظاہرہ کیا گیا۔ ازاں بعد مسٹر مانک راؤ معتمد صدر انجمن ہذا نے میجک لینٹرن کا مظاہرہ کیا۔ عام فہم تلنگی زبان میں تقریر کرتے ہوئے مسکرات سے مزدوروں کے تعلق کو دلچسپ انداز میں بیان کیا اور انھیں ذہن نشین کروایا کہ مزدور تھکتا ضرور ہے مگر تھکاوٹ کو دور کرنے کا ذریعہ سیندھی و شراب نہیں ہیں مسکرات نہ تو غذا کا کام کر سکتے ہیں اور نہ طاقت پیدا کر سکتے ہیں البتہ ایک جھوٹا احساس ہم میں پیدا کرتے ہیں۔ جو چند گھنٹوں کے بعد کافور کی طرح غائب ہو جاتا ہے۔ مزدوروں کو اس امر کا خیال رہنا چاہیئے کہ جسم میں اتنی طاقت اور توانائی پیدا کریں کہ وہ زیادہ دیر تک کام کر سکیں اور زیادہ سخت کام کر سکیں نیز زیادہ دیر میں تھکیں۔ اسکے لئے اچھے عادات۔ اچھے اطوار اور اچھے کردار کی ضرورت ہے جو نشہ باز سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ یہ امر محتاج بیان نہیں کہ ان کے حاصل کرنے کے لئے اچھا ماحول درکار ہے اسی لئے صدر انجمن ترک مسکرات نو آبادی قائم کی ہے جو دبیر پورہ میں واقع ہے۔ ٹمپرنس ہال کی تعمیر بھی اسی غرض سے کیجا رہی ہے۔ صدر انجمن کو ہر طرح توقع ہے کہ حیدر آباد کے مخیر حضرات ایسے کاموں کی تعمیر میں صدر انجمن کی مالی امداد فرمائینگے۔

ٹمپرنس رووَرس کے مصروفیات

بتاریخ ۹ ہر آبان ۱۳۵۲ف بوقت (۶) ساعت شام رووَرس انجمن ہذا کا ایک انتظامی جلسہ زیر صدارت مسٹر مانک ـــــ راؤ معتمد انجمن ہذا منعقد ہوا۔ (۱۴) رووَرس شریک جلسہ رہے۔ مسٹر سدھا پورکر رووَر لیڈر نے رووَرس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ عالیجناب آنریبل نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر نشین انجمن ہذا و ایجنٹ برار ہماری خوش قسمتی ہے کہ بلدہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس لئے آنریبل نواب صاحب بہادر واپس ہونے کے قبل رووَرس کی جانب سے ایک جلسہ منعقد کرکے رووَرس کی مصروفیات اور کارگزاری کو آنریبل نواب صاحب کے سامنے ظاہر کریں۔ اور آنریبل نواب صاحب بہادر سے آئندہ طریقہ کار کے متعلق رہنمائی اور معلومات حاصل کریں۔ اور ان ارشادات عالی کے مطابق حتی الامکان عمل کرکے ملک اور قوم کی بہتر خدمت کے لئے آگے قدم بڑھا سکیں۔ لیڈر صاحب نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے یہ بھی کہا کہ شراب اور سیندھی خانوں کے متعلق جو ماہواری رپورٹ پیش کیجاتی ہے بپابندی وقت پیش کیا کریں۔ اختتام جلسہ پر مسٹر مانک راؤ نے ترک مسکرات کے متعلق چند دلچسپ واقعات کا اظہار کیا جس سے حاضرین جلسہ کے معلومات میں اضافہ ہوا۔ ازاں بعد مسٹر سدھا پورکر نے صدر جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور حاضرین سے امید کی کہ وہ تحریک ترک مسکرات اور تحریک اسکوٹ سے خاص دلچسپی لینگے۔ جلسہ شب کے ۹ بجے برخاست ہوا۔

بتاریخ ۱۳ ہر آبان ۵۲ ف آنریبل نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر نشین صدر انجمن و ایجنٹ برار دولت آصفیہ دفتر انجمن پر تشریف لائے۔ اس موقع پر ٹمپرنس رووَرس نے بہ سرکردگی مسٹر یس۔ ین سدھا پورکر (رووَر لیڈر) گارڈ آف آنر پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔

عالیجناب نواب صاحب معز کی صدارت میں ایک خاص جلسہ ترتیب دیا گیا۔ جس میں نواب نیپن جنگ بہادر۔ علاوہ صدر انجمن ترک مسکرات کے اور ممبر رووورس نے شرکت کی ۔ جناب صدر نے فرداً فرداً جملہ حاضرین کو شرف تکلم بخشا۔ اور تحریک کی اشاعت کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ اس کے بعد مسٹر سدھاپورکر رووور لیڈر نے رووورس کی کارگزاری کو تفصیل کے ساتھہ بیان کیا۔ جناب صدر نے اس کارگزاری پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور توقع ظاہر کی کہ رووورس کا تعاون عمل سے تحریک کی اشاعت روز بروز بڑھتی جائے گی۔

اس کے بعد مسٹر مانک راؤ نے صدر انجمن کی کارگزاری بیان کیا جس پر جناب صدر نے اظہار طمانیت فرمایا۔ آخر میں نواب صاحب ممدوح نے طریقہ عمل کی وضاحت فرمائی۔ اور اس امر پر زور دیا کہ ہر فرقہ کے چودھریوں سے ربط پیدا کیا جائے۔ اور ان کے توسط سے ان کے فرقہ والوں میں نشہ بازی کے برائیوں کو واضح کیا جائے۔ اور توقع ظاہر کی کہ یہ طریقہ زیادہ موثر اور دیرپا ہوگا۔

اس کے بعد معتمد صاحب نے نواب صاحب ممدوح کو یقین دلایا کہ تا بحد امکان تحریک ترک مسکرات کی اشاعت کی جائے گی۔ جناب رووور لیڈر صاحب نے شکریہ ادا کیا کہ عالیجناب نے تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی اور رووورس کی رہنمائی کرکے حوصلہ افزائی فرمائی۔ ازاں بعد جلسہ برخواست ہوا۔

تجارت کو فروغ دینے کیلئے

رسالہ ہذا میں اشتہار دیجئے

تفصیلات کیلئے

معتمد صاحب صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

سے مراسلت کیجئے۔

از دفتر صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

۱۵۱

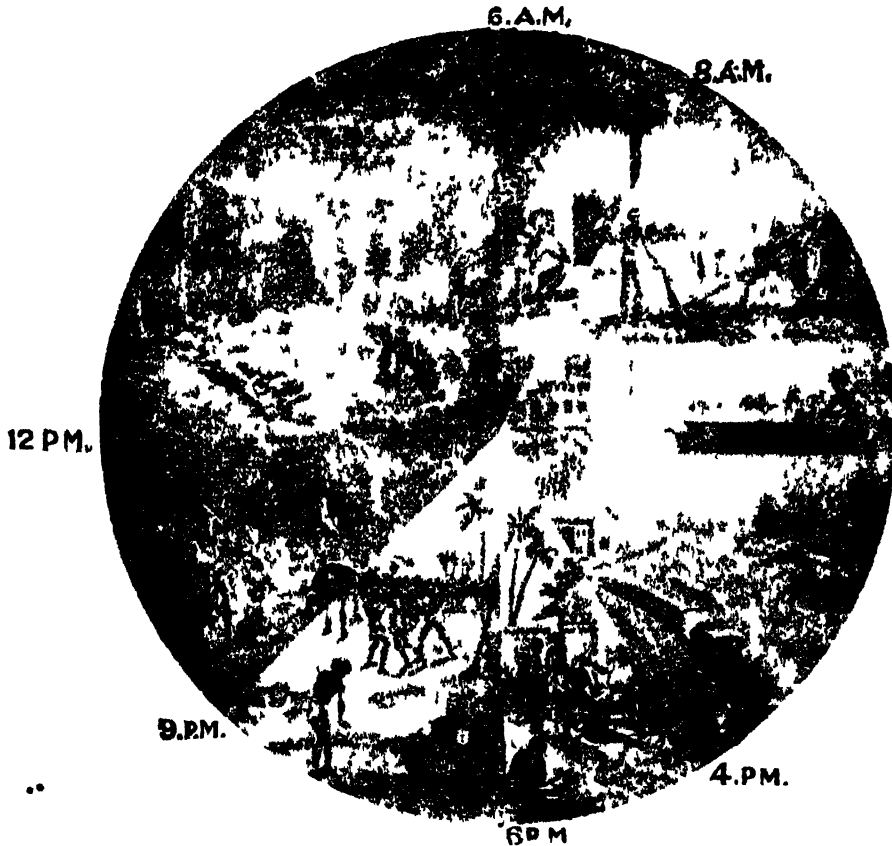
بخدمت شریف جناب



رسائل
۵۵۶

رسالہ ترکِ مسکرات

جلد ۸ ماہ بہمن و اسفندار ۱۳۵۳ف نمبر ۳ و ۴



صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس برار

نائب صدر نشین

عالیجناب دیوان بہادر ایس۔ آراوامدا ایگار ایم، بی، اے ایڈوکیٹ

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی او، بی، ای — جناب سی۔ سی۔ پال صاحب او، بی، ای

ریورنڈ لیف۔ سی۔ سیاکٹ — جناب جسٹس راجہ بہادر بشیشور ناتھ

جناب نواب اسلین جنگ بہادر — جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

تذکیہ ۹۰۵/ ۷

رسالہ ترک مسکرات

جلد ۸

ماہ بہمن و اسفندار ۱۳۵۳ف

سنہری باتیں

یہ امر ناقابل فراموش ہے کہ الکحل اور کوٹین یہ دونوں اُن تمام نہایت سخت مہلک زہروں میں سے ہیں۔ جن سے انسان واقف ہے

بین الاقوامی شہرت کے حامل سائنسدان
سر تی ... ی۔ رامن۔ ایف آر ایس

. . . .

میں بالکلیہ پاک لب ہوں۔ اور ہمیشہ رہا ہوں۔ ورزشی مقابلوں میں حصہ لینے والے نوجوانوں کے شراب ـــــ خواہ وہ کسی شکل میں ہو پینے کا میں سخت مخالف ہوں۔

مشہور عالم کھلاڑی
جیک ڈیمی

پھیپھڑوں پر شراب اور تمباکو کے مضر اثرات

حیدرآباد سماچار ہو کے نام سے جو ایک ماہنامہ نظامت معلومات عامہ کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے اس کی ایک حالیہ اشاعت یعنے آذر ۱۳۵۲ ف میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں طلبائے کلیہ ورزش جسمانی سرکار عالی کے تجربے اور تحقیقات جو نشیات سے متعلق ہیں شایع ہوتے تھے جس کا اردو ترجمہ قارئین کرام کے معلومات کی خاطر درج ذیل کیا جاتا ہے

(مالک، اڈیٹر معتمد)

حال ہی میں کلیہ ورزش جسمانی (فزیکل ٹریننگ کالج) کے طلبا نے نشیات اور دیگر امور کے بارے میں تحقیقات کی ہے۔ انہوں نے تحقیق اور تجربہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ شراب اور تمباکو کے استعمال سے پھیپھڑوں پر نہایت مضر اثرات مترتب ہوتے ہیں۔ چنانچہ تمباکو استعمال نہیں کرنے والے بہ نسبت اون کے جو استعمال کرتے ہیں زیادہ حاضر دماغ سمجھدار اور عالم ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ طاقت ور بھی ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان خواتین کے پھیپھڑے جو پردہ نہیں کرتیں بہ نسبت اون کے جو پردہ کرتی ہیں زیادہ طاقت ور ہوتی ہیں۔ سنہ ۱۹۴۲ء ۱۹۴۳ء میں متذکرہ بالا طلبا کی تحقیقات سے جو نتائج برآمد ہوئے ہیں ان کا ذکر اجمالاً ذیل میں کیا جاتا ہے۔

پھیپھڑے اور شراب | (۵۰) پاک لب کسی قسم کا نشہ نہیں کرنے والے (۵۰) معمولی نشہ کرنے والے (۵۰) معتدل نشہ باز (۵۰) بہت زیادہ پینے والے (پکے نشہ باز) اس طرح (۲۰۰) اشخاص کا تفصیلی معائنہ کیا گیا جس سے ثابت ہوا کہ بہت زیادہ پینے والوں کے پھیپھڑے نہایت کمزور اور لاغر تھے۔ برخلاف اس کے ان اشخاص کے پھیپھڑے جو کسی قسم کا نشہ نہیں کرتے زیادہ طاقتور تھے۔

پھیپھڑے۔ تمباکو | (۵۰) ایسے افراد جو تمباکو استعمال نہیں کرتے (یعنے بیڑی چرٹ، سگریٹ نہیں پیتے) (۵۰) ایسے افراد جو معتدل سگریٹ نوش ہیں اور (۲۹) ایسے افراد جو کثرت سے سگریٹ نوش کرتے ہیں معائنہ کیا گیا۔ تو ایسا کوئی قابل لحاظ فرق نہیں پایا گیا۔ البتہ جہاں تک طالب علموں کا تعلق ہے اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ اگر سگریٹ نوش طلبا کی تعلیمی حالت معمولی ہوتی ہے

تو اس عادت سے متبرا طلبا۔ بہ نسبت ان کے جو سگریٹ نوش ہیں۔ زیادہ ذی فہم اور طاقت ور ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ میں اور دلچسپ تجربے کئے گئے ہیں جنھیں قارئین کی دلچسپی اور معلومات کی خاطر درج ذیل کیا جاتا ہے۔ خواتین کے تجربے بہ نسبت مردوں کے بہتر ہوتے ہیں۔

(۵۰) عورتوں اور (۵۰) مردوں کے تلووں کے بارے میں ایک طالب علم کلیہ ہذا نے تحقیقات کی اور ۲۸ مختلف امور کو اخذ کیا۔ منجملہ دیگر نتائج کے جو انہوں نے اخذ کیا ہے ایک یہ ہے کہ ننگے پیر چلنے پھرنے والے مردوں کے مقابلہ میں (بغیر جوتے کے پھرنے والے) عورتوں کے تلوے بہتر ہوتے ہیں۔

چلنے پھرنے اور کھڑے رہنے سے مرتب ہونے والے اثرات | (۵۰) پیسر کانسٹبل (جوان) اور (۵۰) پوسٹ مین (ہرکارہ) کے تلووں کی تحقیقات کی گئی۔ اور اس امر کا انکشاف ہوا کہ پولیس کانسٹبلوں کے تلوے بہ نسبت پوسٹ مین کے تلووں کے بہتر ہوتے ہیں۔

بقیہ صفحہ۔ ڈھا دیتا ہے . . . . اب میں اس دل خراش قصہ کو ختم کرتے ہوئے اپنے بھائیوں اور بہنوں سے استدعا کرتی ہوں کہ وہ نہ خود اس بلا میں مبتلا ہوں اور نہ دوسروں کو اس لعنت میں گرفتار ہونے دیں . . . . اب میں اس دعا کے ساتھ رخصت ہوتی ہوں کہ خداوند رب العزت سب کو نیک توفیق دے اور اس تباہی سے بچائے . . . . فقط

---

* بقیہ صفحہ ۱۲ = جاترا کورموتی (علاقہ سمستان امرچنتہ ضلع محبوب نگر) کے سلسلہ میں جناب جو کا ریڈی صاحب نے من ابتدائے ۲۸ آذر نغایت یکم دے ۱۳۵۳ ف ترک مسکرات کی اشاعت کرکے زائرین میں اشتہارات تقسیم کیا۔ مقامی عہدہ دار صاحبان نے عملی طور امداد اور تعاون سے ممنون فرمایا۔

جاترائے کندی (ضلع میدک)

جاترا کندی کے سلسلہ میں جناب جوکا ریڈی صاحب من ابتدا ۳ دی ۱۳۵۳ ف لغایتہ ۶ دی ۱۳۵۳ ف کملوں کے بازار میں ترک مسکرات کی نمائش اسٹال قائم کرکے ہر اقسام کے تصاویر سے اسٹال کو آراستہ

آپ بیتی

از محترمہ مریم النساء بیگم صاحبہ مسز رفعت انصاری حیدرآبادی

زیر نظر واقعہ محترمہ موصوفہ صاحبہ کی آپ بیتی ہے جسکو جناب محترمہ نے نہایت پر درد انداز میں بیان فرمایا ہے جو دوسروں کیلئے شمع ہدایت ہے۔ بسلسلہ یادگار ترین سرگزشت جو ہمارے ادارے کی بابت ماہ ۱۳۵۱ف کی مرقومہ ہے کہ نتیجے بد عادات سے متنبہ ہوتی جسکو ہم نے اپنی بہنوں اور بھائیوں کے لئے غور و فکر کیلئے پیش کر رہے ہیں۔ (ادارہ) خوشی ہے کہ باوجود عرضی ہیں۔ (بیگم رفعت انصاری)

زباں میں آہ میں فریاد میں شیون میں نالوں میں
سناؤں درد دل طاقت اگر ہو سننے والوں میں

میرے والد علاقہ سرکار عالی کے ایک اعلیٰ گزیٹیڈ عہدہ دار تھے۔ ان کی اولاد میں اب میں اور میرے چھوٹے بھائی دکھی دنیا کی مصیبتیں جھیلنے کے لئے باقی رہ گئے ہیں۔ میں اپنا اور اپنے خاندان کا نام بتلانا نہیں چاہتی اور نہ میں اپنے سسرال اور شوہر کے خاندان کے نام ظاہر کرکے اپنی عزیز بہنوں اور بھائیوں کا قیمتی وقت ضائع کرنا چاہتی ہوں۔ صرف اس قدر بتلانا ضروری سمجھتی ہوں کہ مجھے گھر میں "نجمہ" کہہ کر بلایا جاتا تھا۔ اور جس طرح میرے والدین شہر میں ذی مرتبت اور ذی وقعت تھے اسی طرح میرے خسر بھی حیدرآباد کے ممتاز سوداگر تھے اور انہوں نے تقریباً ایک لاکھ روپیہ سے زاید جائداد حیدرآباد کے قدیم محلہ .... میں چھوڑی ہے۔

اب میں اپنی زندگی کے المناک منظر کو آپ کے سامنے پیش کر رہی ہوں میری وہ دکھ بھری داستان جو حقیقت میں میری بدنصیب زندگی کا آئینہ ہے۔ آپ کے سامنے اس لئے نہیں پیش کر رہی ہوں کہ اپنے مصیبت زدہ غمگین اور پرالم دل کو دلاسا دوں بلکہ اپنی المناک زندگی کے منتشر اوراق کو اس لئے پیش کر رہی ہوں کہ محض میرے شرابی شوہر کے نشہ کی وجہ جو کچھ ہوا اور میرے چھوٹے چھوٹے بچوں پر تباہی اور بربادی کی بجلیاں گرا چکی ہیں اور گرا رہی ہیں اس کو بے نقاب دیکھ کر ملک کے بھائی اور بہنیں اپنی سماجی اور تمدنی۔ اخلاقی اور تعلیمی۔ مالی اور معاشرتی زندگی کو مستقیم بنا سکیں گے

اور چین و اطمینان کی زندگی بسر کریں گے ۔ ہاں میں بدنصیب شہر کے ممتاز سوداگر . . . کے صاحبزادے کلیم کے ساتھ بتاریخ غرۂ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ بیاہی گئی ۔ دولت مند گھرانہ تھا ۔ باپ کا لاڈلا تھا اس لئے کچھ دن آرام سے بسر ہوئی لیکن جیسے ہی باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا انہوں نے آزادی کی طرف قدم بڑھایا ۔ دوست آشناؤں میں بسر ہونے لگی غرضکہ پہلے چھپ چھپا کے جو رنگ رلیاں کی جاتی تھیں اب آزادانہ دنیا کے لہو و لعب کے شکار ہو گئے شراب سبنہ صبح رقص ناچ رنگ کا بازار گرم ہو گیا اپنے والد مرحوم کی کمائی ہوئی جائداد جو تقریباً ایک لاکھ کی تھی شراب خواری اور عیاشی کی نذر ہونے لگی اور اب بھی کی جا رہی ہے مجھ بدنصیب [illegible] نہیں ۔ [illegible] ظالمانہ سلوک روا رکھا گیا ۔ ادنیٰ درجے کے رذیل اور آوارہ گردوں کی صحبت . . . رات دن چوبیس گھنٹہ شراب کے دور چلتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اپنی [illegible] سے ایک دفعہ پولیس میں . . . . غرض شراب خانہ خراب [illegible] عزت دولت عظمت اور باپ دادا کا نام سب ہی اس بدنصیب شراب خوار کلیم کی بد بولی کے باعث تباہ و برباد ہو چکے ہیں میں جو ایک عالی گزیدہ عہدہ دار کی بیٹی اور باپ کے گھر کی سوداگر کی بہو نہایت آرام و عیش میں بسر کر رہی تھی ۔ دانہ دانہ کو تنگ محتاج اور تن پوشی کو [illegible] مجبور . . . . باوجود ان مظالم کے اپنی تمام عمر اپنے شرابی شوہر کی تابعداری و فرمان برداری میں گزار دی . . . . مگر افسوس کہ اس ظالم شوہر کو یہ بھی گوارا نہ ہوا کہ . . . . . میرے پاس کچھ باقی رہے . . . . . . بلکہ اس نے میرے والدین کی دی ہوئی چیزوں کو بھی شراب کے بھینٹ چڑھا دیا اور اب میں بے یار و مددگار . . . . . بمصداق "خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا" اپنی زندگی کے بقیہ ایام گمنامی . . . . . میں بسر کر رہی ہوں . . . . . .

اس شرابی شوہر کے ہاتھوں لائی ہوئی مصیبت اور داستان الم مجھ بدنصیب تک محدود ہوتی تو بہتر ہوتا ۔ لیکن ہماری بدنصیب اولاد جو اناث سے تھی شراب کی تباہ کاریوں سے نہ بچ سکی ۔ چنانچہ کلیم کی اس افسوسناک حالت و غفلت کی وجہ نہایت ادنیٰ درجہ کے لوگوں سے ان بدنصیبوں کو بیاہنا پڑا ۔ جس کا نتیجہ ہوا کہ وہ بھی کھانے کپڑے کو محتاج ہیں اور شوہروں کے ظلم و ستم کی شکار ۔ ان واقعات سے پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے کہ انسان شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کے استعمال سے خود کو تباہ و برباد نہیں کرتا بلکہ پورے خاندان پر مصیبت کے پہاڑ

باقی صد پر

اقتباس سالانہ رپورٹ انجمن ترک مسکرات کریم آباد

— (۵) —

انجمن ہذا بتاریخ ۳ شہریور ۱۳۴۹ف جناب پنڈت پرٹیال سوریہ پرکاش راؤ صاحب بیرسٹر (سابق جج ہائیکورٹ) کے دست مبارک سے قائم ہو کر بتاریخ ۹ شہریور ۱۳۴۹ف انجمن کی روئداد شائع ہوئی۔ جناب پنڈت مدالہ اننت راؤ صاحب اور جناب پنڈت بال کشن بھگوانداس صاحب مالک گرنی (جہاں کہ پہلا سالانہ جلسہ منعقد کیا گیا تھا) قیام انجمن کے لئے جگہ عطا فرما کر کارکنان انجمن ترک مسکرات کی ہر طرح حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے مشکور فرمایا ہے

مجلس عاملہ

۳۰ اردی بہشت ۱۳۵۱ف تک

(۱) جناب راج لنگم صاحب (۲) کسما نرسیا صاحب (۳) پرملا سومیا صاحب (۴) جناب انکم گوریا صاحب

بروز یکشنبہ ۳۲ امرداد ۱۳۵۱ف تک

پرملا ویرا کنکیا صاحب، کسما رامنا صاحب، ماداس وینکٹ نرسیا صاحب پاٹی رنگیا صاحب۔

موجودہ مجلس عاملہ

پرملا ویرا کنکیا صاحب، ایگا گارو صاحب، پرملا سوریا صاحب، کسما کنکیا صاحب

تبلیغی دورے

جناب چندم کنکیا شاستری صاحب نے رضاکاروں کے ساتھ اطراف و اکناف کے

حسب ذیل مواضعات اور جاترا ؤں میں تبلیغ کیا۔

نمبر شمار	مقام	نوعیت اشاعت			نمبر شمار	مقام	نوعیت اشاعت		
		جلوس	میجک لینٹرن	جلسہ عام			جلوس	میجک لینٹرن	جلسہ عام
۱	ورنگل	۳	۲	۲	۲۲	کرماجی پیٹھ	۵	۲	۲
۲	رنگشائی پیٹھ	۳	۴	۳	۲۳	لکشمی پورم	۳	۲	۲
۳	بوتو کنٹہ	۲	۱	۷	۲۴	پیلے نیلا	۱	۰	۰
۴	الینڈا	۲	۲	۱	۲۵	چنتا گھٹو	۴	۱	۳
۵	وردنا پیٹھ	۳	۲	۱	۲۶	کیشوا پورم	۱	+	۰
۶	دتنا پیٹھ	۳	۰	۲	۲۷	کملا پورم	۱۰	۴	۴
۷	جعفر گڈھ	۲	۱	۳	۲۸	اودیل	۱	۰	۰
۸	رایرتی	۲	۰	۱	۲۹	مڑی پلی	۱	۰	۱
۹	تورور	۱	۰	۰	۳۰	گنڈیڈو	۱	۰	۱
۱۰	ماٹیٹ	۱	۰	۰	۳۱	کنگرتی	۱	۰	۱
۱۱	گولا گوڑیم	۱	۰	۱	۳۲	جمی کنٹہ	۱	۰	۱
۱۲	کوواڑ	۲	۰	۱	۳۳	پیجل پیٹھ	۲	۱	۱
۱۳	تمے را	۲	۰	۱	۳۴	گرڈور	۲	۱	۱
۱۴	نیتی	۲	۰	۰	۳۵	شائم پیٹھ تعلقہ پکال	۲	۲	۲
۱۵	ایرپلی	۱	۰	۰	۳۶	اورکنڈہ	۱	۰	۰
۱۶	بنڈپلی	۱	۰	۰	۳۷	دھرمارم	۸	۳	۶
۱۷	انتارم	۲	۱	۱	۳۸	ہوگلی چرلہ	۱	۷	۰
۱۸	دشوا ناتھ پورم	۱	۰	۰	۳۹	روکنڈلہ شائم پیٹھ	۱۲	۴	۷
۱۹	نگرائی	۲	۰	۱	۴۰	قاضی پیٹھ	۲	۱	۱
۲۰	جلی	۱	۰	۰	۴۱	مڑی کنڈہ	۴	۲	۳
۲۱	یلاتے گوڈیم	۱	۰	۰	۴۲	دھرم ساگر	۶	۱	۶

ماہ بہمن و اسفندار سنہ ۱۳۵۳ ف

نمبر	مقام	نوعیت اشاعت		
		جلوس	میجک لنٹرن	جلسہ عام
۴۳	پیڈال کلان	۲	۰	۲
۴۴	تاڈی سالیہ	۳	۰	۱
۴۵	ادیلوگنہ	۱	۰	۰
۴۶	رگھوناتھ پلی	۳	۰	۲
۴۷	ترناپلی	۲	۰	۱
۴۸	دوبیہ کنٹہ	۱	۰	۱
۴۹	ٹھوراڑہ	۲	۱	۰
۵۰	ترالپلی	۱	۰	۰
۵۱	بھٹوپلی	۲	۰	۱
۵۲	کنڈویرتی	۱	۰	۱
۵۳	کرڈی کنڈہ	۱	۰	۱
۵۴	ونگاپاڑہ	۱	۰	۱
۵۵	بیگڑاپلی	۲	۰	۱
۵۶	میرلہ	۱	۰	۱
۵۷	ہنمکنڈہ	۳	۱	۰
۵۸	آئی نونی	۰	۰	۰
۵۹	ایراگنٹو	۰	۰	۰
۶۰	سکالا	۰	۰	۰
۶۱	سکتہ کنڈہ	۰	۰	۰
۶۲	ملیہ ٥ کنٹہ	۰	۰	۰

علاوہ ان مواضعات کے موضع کریم آباد میں ہر یکشنبہ اور اماس ویونم و دیگر مذہبی تہواروں میں تبلیغ کی جاتی رہی۔

حسب ذیل انجمنیں قائم کی گئیں

نمبر	نام موضع تعلقہ وضلع	تاریخ
۱	دھرم ساگر تعلقہ ورنگل	۲۶ امرداد سنہ ۱۳۵۰ ف
۲	گرماجی پیٹھ " "	۲۳ آبان سنہ ۱۳۵۰ ف
۳	بینتہ گنٹو	۸ دے سنہ ۱۳۵۱ ف
۴	نسکال پور	۲۶ دے سنہ ۱۳۵۱ ف
۵	ورنگل	۲ اسفندار سنہ ۱۳۵۱ ف
۶	روکنڈلہ شائم پیٹھ	۲۴ فروردی سنہ ۱۳۵۱ ف

۷	مڑی کنڈہ	۴ ا شہریور ۱۳۵۱ف
۸	عرس کریم آباد (جاگیر)	" " "
۹	شائم پیٹھ تعلقہ پرکال ضلع کریم نگر	" " "
۱۰	دھرما ورم	" " "

علاوہ ان متذکرہ انجمنوں کے کریم آباد (تعلقہ وضلع ورنگل) میں بتاریخ ۱۲ امرداد ۱۳۵۰ف روز پنجشنبہ انجیا دیول کے دھرم شالہ میں مدرسہ شبینہ قائم کیا گیا جس کے مدرس چندم کنکیا شاستری مقرر کئے گئے۔ اور (۱۸) طلباء فی الوقت زیر تعلیم ہیں۔

جلسہ عام

۷ آبان ۱۳۵۰ف رضا کار صاحبان اشعار پڑھتے ہوئے جلوس کے طور پر جا رہے تھے سیندھی فروش سیندھی لا کر سامنے پھینک دیا۔ بدیں وجہ پولیس موقع پر آ کر تحقیقات کی۔ سیندھی فروش نے ایک معافی نامہ لکھ دیا۔ اس وقت دفتر میں ایک جلسہ منایا گیا۔

۲۶ آبان ۱۳۵۰ف۔ بروز (دسہرہ) کریم آباد میں شری وتم وینکٹیا کے مکان کے روبرو منشیات سے متعلقہ چیزوں کی نمائش کی گئی۔

۱۶ دے ۱۳۵۱ف۔ پنڈیال کلاں میں جناب پرچا رنگ راؤ صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔

۲۲ فروردی ۱۳۵۱ف۔ بروز دوشنبہ بصدارت عالیجناب راجہ بہادر وینکٹ رام ریڈی صاحب او۔ بی۔ ای رکن صدر انجمن ترک مسکرات شری ٹیلا وینکیا صاحب کی گرنی میں یوم ترک مسکرات گرم جوشی سے منایا گیا۔ اس جلسہ میں عالیجناب ناظم صاحب وغیرہ معزز اصحاب کی تقریریں ہوئیں جلسہ کامیاب رہا۔

۳۰ بہمن ۱۳۵۲ف۔ آندھرا مہا سبھا کے صدر نشین جناب مادی راجو رام کوٹیشور راؤ صاحب ایڈوکیٹ کے زیر صدارت جانکی راملو صاحب مرحوم کی گرنی میں یوم ترک مسکرات کا جلسہ کامیاب طور پر منایا گیا۔

شکریہ

سال حال کے نظام العمل کو کامیاب طور پر روبہ عمل لانے میں نیز جلسہ جلوس وغیرہ کے انعقاد کے سلسلہ میں جن اصحاب نے دامے درمے سخنے جو امداد ہم کارکنان انجمن کو فرمایا ہے اس کے ہم دل سے مشکور ہیں۔ اس خصوص میں ہم جناب چندم کنکیا صاحب شاستری اور دیگر معززین کا بہ طور خاص شکریہ ادا کرتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۱۳ از: - ہوئے عام فہم زبان میں تقریر کی۔ واپسی میں ناشر صاحب موصوف نے ہنمکنڈہ میں مقام کیا اور ایک جلسہ میں جہاں ہری کتھا ہو رہی تھی۔ ترک مسکرات پر تقریر کی۔ اور رتنا کرن کملا دیوی کی موثر کہانی سنایا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً (۴۰۰۰) تھی۔

صاحب موصوف نے ورنگل مارکٹ کے قریب ترک مسکرات کی کافی تبلیغ کی۔ حاضرین کی کافی تعداد تھی جس میں مقامی ساہوکار صاحبان و جناب مہتمم صاحب مارکٹنگ و جناب مہتمم صاحب پولیس قابل ذکر ہیں۔

ہنمکنڈہ۔ بسلسلہ مجلس قائمہ اندھرا کانفرنس روبرو بنگلہ جناب اودی راج راجیشور راؤ صاحب دیسکھہ معتمد انجمن ترک مسکرات صوبہ ورنگل ترک مسکرات کے متعلق ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں صاحب موصوف نے مسکرات کے نقصانات کو تفصیلی طور پر بیان کیا اور موثر اشعار سنایا۔ حاضرین کی تعداد (۵۰۰) تھی۔ (۲۵) اصحاب نے مسکرات کو ترک کرنے کا اقرار کرتے ہوئے دستخط ثبت کئے۔

منجملہ ان اصحاب کے جنھوں نے اقرار ترک مسکرات کیا ہے ایک ہونہار لڑکا ہرجن ملیا بھی تھا اس کی اخلاقی جرأت کے صلہ میں ایک کپڑا بہ طور انعام عطا کیا گیا۔

بسلسلہ مجلس قائمہ آندھرا کانفرنس بمقام ورنگل ایک اور جلسہ بتاریخ ۱۱ آذر سنہ ۱۳۵۲ ف روبرو بنگلہ جناب ردی راج رنگرا ؤ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ صدر نشین صاحب کی اجازت سے جلسہ میں تحریک ترک مسکرات پر تفصیلی طور پر روشنی ڈالی گئی۔

جاترا کو راموری تی ضلع محبوب نگر

باقی بر صفحہ ۵۶

بچوں کی نسا

تمباکو نوشی اور اسکے برے اثرات

از محمد عبد الحمید صاحب رضا قادری متعلم منشی و نائب معتمد انجمن ترک مسکرات طلبا رٹیرلی کرنہ ضلع محبوب نگر

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مدارس کے بہت سے طلبا رتمباکو استعمال کرتے ہیں اور اُن کی کوئی روک نہیں کی جاتی۔ اس وجہ سے اون کے جسم کمزور اور چہرے نہایت زرد ہو جاتے ہیں۔ اور فی الجملہ صحت اونکی اچھی نہیں رہتی اگرچہ ہم اون کو سختی سے ملامت کرتے رہتے ہیں۔ مگر زیادہ قابل ملامت اون کے بزرگ والدین ہیں جو اپنے اولاد کے حال کی ایسی نگرانی نہیں کرتے جیسی والدین کو اولاد کی کرنی چاہیئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بچے عام گزرگاہوں پر ہاتھوں میں سگار لئے ہوئے دہوئیں اڑاتے پھرتے ہیں۔ اور انہیں کوئی روکتا ٹوکتا نہیں۔ اس سم قاتل کے اثر سے انہیں قسم قسم کے مرض خصوصاً امراض قلب لاحق ہو جاتے ہیں۔ جن سے انکے جسم پر مصیبت آجاتی ہے۔ جب اون کے زمانہ طفلی میں یہ حالت ہے تو خدا جانے بڑے ہو کر کیا غضب ڈھائینگے۔ شاید یہ میری حقیر تحریر لوگوں پر ناگوار گزرے اور اوس کے ساتھ ساتھ کچھ اثر کرے۔ اور وہ اپنی عزیز اولاد کی خبر لیں جو کل جوان ہونگے اونکی صحت کی محافظت نہایت ہی ضروری ہے تاکہ اون کی زندگی اچھی اور مبارک ہو۔ خدائے عز و جل ہمیں اور انہیں توفیق خیر عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۱۶ ضلع محبوب نگر کا من ابتدائے ۲۴ ر تا نہایت ۲۸ ر مہر ۱۳۵۲ ف بغرض تبلیغ ترک مسکرات کی غرض سے دورہ کئے۔ اور ادب ترک مسکرات کو کثیر تعداد میں تقسیم کئے

ضلع ورنگل۔ شائم پیٹھ۔

جناب معتمد صاحب انجمن ترک مسکرات شائم پیٹھ کی دعوت پر بسلسلہ سالانہ جلسہ جناب جوکا ریڈی صاحب کو منجانب صدر انجمن روانہ کیا گیا۔ بتاریخ ۱۳ ر مہر ۱۳۵۲ ف جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور جلسہ منعقد کیا گیا۔ صاحب موصوف نے اس جلسہ میں منشیات کے برائیوں کو بتلاتے

باقی صفحہ ۱ پر

روداد جلسہ ترک مسکرات بمقام سنتی کلور (موضع تنظیم دیہی)

بتاریخ ۴ اسفندار ۱۳۵۳ف قصبہ سنتی کلور میں ترک مسکرات کا جلسہ بصدارت جناب ہنمنت راؤ صاحب ریٹائرڈ صدر مدرس مدرسہ تحتانیہ و میر مجلس انجمن ترک مسکرات ننگنگور منایا گیا۔ جناب وٹھل راؤ صاحب انچارج رسالہ ترک مسکرات گلبرگہ جو نشر و اشاعت تحریک ترک مسکرات کے لئے تشریف لائے تھے۔ افتتاحی تقریر کرتے ہوئے قیام صدر انجمن کے مقاصد اور اشیاء نشی کے گوناگوں نقصانات کو واضح طور پر بتلایا۔ اور اس نحوس عادات سے باز رہنے کی اپیل کی اس بعد صدر جلسہ اسی موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے سرکار ابد قرار نے کثیر رقم خرچ کرکے ذریعہ صدر انجمن رعایا کو اس ناپاک عادات سے دور رکھنے کی ہر طرح کوشش کر رہے ہیں۔ اسی غرض سے ناشر صاحب یہاں تشریف لائے ہیں جو میاجک لنٹرن کے ذریعہ اس کے نقصانات کو آپکے سامنے پیش کرینگے۔ چونکہ تنظیم دیہی کا موضع ہے۔ اس لئے یہاں ایک انجمن ترک مسکرات کے قیام کی ضرورت ہے۔ دعا سلامتی حضور پر نور پر اپنی تقریر ختم کی اس بعد ایک انجمن ترک مسکرات کا قیام حسب ذیل افراد پر مشتمل عمل میں آیا۔

۱۔ میر مجلس بہاتا صاحب ساہو۔ (۲) معتمد محمد جعفر صاحب صدر مدرس مدرسہ ابتدائیہ سنتی کلور (۳) نائب معتمد کبیندر راؤ صاحب (۴) اراکین مجلس انتظامی

(۱) سبو بسپا صاحب ساہو (۲) راما صاحب (۳) وینکٹ راؤ صاحب پٹواری (۴) امر گوڑہ صاحب مقدم مالی (۵) چن بسپا صاحب مقدم کوتوالی۔

(۶) پول لر یڈی گوڑہ (۷) سدر امیا (۸) ناگ ریڈی نا کرتی

(۹) دیا دیا گرہ دور۔

بالآخر ناشر صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ تک میاجک لینٹرن کا مظاہرہ کیا۔ اور تقریر کی جس کا حاضرین پر کافی اثر ہوا۔

عالم ترک مسکرات بلدہ و مضافات

بتاریخ ۱۲ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۴ ف کمال یار جنگ ٹمپرنس ہال آراستہ کیا گیا۔ (۵) بجے ہی سے حاضرین کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ٹمپرنس رووَرس مصروف بانتظام تھے۔ جنہوں نے نواب یلیین جنگ بہادر کی تشریف آوری پر گارڈ آف آنر پیش کیا۔ طلبائے بر جوش استقبال کیا۔ بعد تفصیلی معائنہ عالیجناب نواب صاحب معز نے چند اہلیان محلہ کو شرف تکلم بخشا۔ مسٹر مانک راؤ معتمد نے میجک لنٹرن کا دلچسپ مظاہرہ کرتے ہوئے منشیات سے ہونے والے گوناگوں نقصانات کو بیان کیا۔ ٹمپرنس ہالوں کی افادیت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ دن بھر کی تکان اور کلفت کو دور کرنے کے لئے یہ بہترین مراکز ثابت ہو سکتے ہیں۔ آخر میں نواب صاحب معز سے درخواست کی کہ از راہ کرم اس دار المطالعہ عام کا افتتاح فرمائیں۔

تالیوں کی گونج میں نواب صاحب معز نے افتتاحی رسم ادا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ھ وہ مبارک و مسعود تاریخ ہے جبکہ قیام انجمن کے بارے میں بندگان عالی کا فرمان مبارک شرف صدور لایا۔ اس عرصہ مدت میں یہ انجمن ریاست کے طول و عرض میں ہر ممکنہ طریقہ پر تحریک ترک مسکرات کی اشاعت کر رہی ہے اعراس، جاتراؤں اور کانفرنسوں میں شرکت، تبلیغی دورے، میجک لنٹرن مظاہرے و نیز ملک کے چاروں زبانوں میں رسالہ شائع کرنا اشاعت کے چند طریقے ہیں۔ لیکن ٹمپرنس ہال خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اس وقت تک بلدہ حیدرآباد میں تین ٹمپرنس ہال تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے یہ ایک ہے جو عالیجناب نواب کمال یار جنگ بہادر کے گرانقدر عطیہ سے تعمیر ہوا ہے۔ عالیجناب ممدوح کی فیاضی عالم آشکارا ہے۔ ان ہر ایک کار ہائے رفاہی و تعلیمی و دفاعی وغیرہ وغیرہ میں وہ پوری دلچسپی لے کر ہر قوم و طبقہ کے افراد کو فراخدلی کے ساتھ وہ فائدہ پہنچایا کرتے ہیں۔ تیسرا ہال عالیجناب راجہ دھرم کرن بہادر صدر المہام تعمیرات کے گرانقدر عطیہ سے تعمیر ہو چکا ہے۔ جس کا افتتاح عنقریب ہوگا۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اہلیان محلہ کے ذوق مطالعہ کو بڑھانے اور بصورت امکان تعلیم بالغان کا سلسلہ جاری رکھنے مستقل صدرنشین صاحب جان توڑ کوشش کرتے تھے اور حالات حاضرہ سے انہیں واقف رکھنے ونیز شام کے اوقات ایک اچھے ماحول میں گزارنے کا موقع دینے کے لئے دارالمطالعہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جہاں ہر زبان کے اخبارات و رسائل مہیا کئے جائیں گے۔ ہماری خواہش ہے کہ اس کی نگرانی ایک کمیٹی کے سپرد کی جائے جو مقامی اصحاب پر مشتمل ہو۔

عالیجناب مستقل صدرنشین صاحب انجمن کا بھی خیال تھا اور میرا بھی یہ خیال ہے کہ اگر ایک طرف تعلیم یافتہ حضرات کے لئے دارالمطالعہ قائم کیا گیا ہے تو ناخواندہ بالغین کے لئے بھی ایک مدرسۂ شبینہ کا اہتمام کیا جائے۔ نیز چھوٹے بچوں کے لئے کھیل کود کے سامان بھی فراہم کئے جائیں۔ جسکے لئے بھی عالیجناب نواب کمال یار جنگ بہادر ایک نہایت فراخدل امراء عظام سے تھے اور اسی لئے انہوں نے بہت کچھ تائید و مدد کرنے کا خیال رکھا تھا تاکہ بیاڈمنٹن اور دیگر کھیل کود کا سامان بھی فراہم ہو جائے۔ اور انشاء اللہ تحریک جمنازیم سامان کا دیا کم از کم دوسرے کھیلوں وغیرہ کا انتظام بھی کیا جائیگا۔ صدر انجمن کے ذرائع آمدنی قلیل اور محدود ہیں باوجود اس کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے وہ کوئی دقیقہ باقی نہ رکھے گی۔

آخر میں عوام سے تعاون عمل کی اپیل کی اور اعلیحضرت بندگانعالی و خانوادۂ آصفی کیلئے ترقی عمر و اقبال کی دعا فرمائی۔

روورس نے اعلیحضرت بندگانعالی متعالی ظلہ العالی اور خانوادۂ آصفیہ اور عالیجناب نواب کمال یار جنگ بہادر اور نواب حسین جنگ بہادر کیلئے تھری چیرز کے نعرے لگائے اسطرح یہ افتتاحی رسم نہایت کامیابی سے ساتھ تقریباً ساڑھے آٹھ بجے اختتام کو پہنچی۔

اضلاع و دیہات

ضلع محبوب نگر کے مختلف مواضعات میں اشاعت

منجانب صدر انجمن جناب جوکا ریڈی صاحب بہ سلسلہ جاترا ایرگی، دیورکدرہ، گرمٹکال ہر مقامات

باقی بر صفحہ ۱۳ پر

۵۰۹۷

رسالہ ترک مسکرات

جلد ۸ نمبر ۱۱ و ۱۲

ماہ مہر و آبان ۱۳۵۳ف



بچہ بیمار ہے - ماں رو رہی ہے - لیکن باپ شراب کیلئے زیور چرا رہا ہے

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر ایجنٹ برار

نائب صدر نشین

عالیجناب دیوان بہادر ایس آراوامدو ایر نگار یم بی ای اڈوکیٹ

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ رام ریڈی او بی ای | جناب سی سی پال صاحب او بی ای

ریورنڈ ایف سی سیا کٹ | جناب چیف جسٹس راجہ بہادر دھنشیور ناتھ

جناب نواب یسین جنگ بہادر | جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

رسالہ

ترک مسکرات

جلد ۸ نمبر ۱۱ و ۱۲

ماہ مہر و آبان ۱۳۵۳ف

سنہری باتیں

یہ مان لو کہ نہیں بد تر اس سے کوئی کام
یہ جان لو کہ ام الخبائث اس کا نام

حضرت جلیل

نشہ میں طاعت ہو نہیں سکتی ؛ کوئی عبادت ہو نہیں سکتی
ہندو پوجا کر نہیں سکتے ؛ مسلم سجدہ کر نہیں سکتے
ہوش و خرد کا نشہ ہے دشمن ؛ عقل و فراست کا ہے رہزن

حضرت [illegible]

الکحل کا انسان کے کردار پر برا اثر

ڈاکٹر سی راج گوپال اچاری سابق وزیر اعظم مدراس کی ایک حالیہ تصنیف موسومہ "پیر ذہنی نشن" کے ایک باب کا ترجمہ ناظرین کرام کی دلچسپی و معلومات کیلئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ادارہ

مترجمہ
مولوی محمد عبد الشکور صاحب عثمانی

معاشی نقطۂ نظر سے "نشہ" کے نقصانات مزدور پیشہ عوام اور دوسرے غریب افراد بالخصوص عورتوں کے متعلق غور اور فکر کے محتاج ہیں لیکن انسانی سیرت اور کردار کا مسئلہ ہی نہایت درجہ اہم ہے "نشہ وہ سب کچھ ——— (اوصاف اور خوبیوں کو) لوٹ لیتا ہے" جسکی وجہ انسان اشرف المخلوقات کے اعلی مرتبہ سے ممتاز و مفتخر ہے۔ اگر حکومت عوام پر سے پابندیاں ...... (محاصل) اٹھالے تو ایسی صورت میں "منشیات" بہت ارزاں ہوجائینگے۔ اگرچہ یہ منشیات کی کچھ قیمت نہ ہوتی اور وہ مفت دستیاب ہوتے۔ یہ بہت ہی خراب ہے۔

الکحل کے دماغ پر اثرات اور نتیجتاً "الکحل" اور "جرائم" کا تعلق نمایاں ہی ہے۔

کون ایسا ہے جو عدالت ہائے فوجداری کے تجربے رکھتا ہے ——— مگر جو نہیں جانتا کہ جرائم کی زیادتی محض نشہ کے اثر کے تحت ہی ہے .....!

انگلینڈ کے ایک چیف جسٹس نے کہا کہ اگر منشیات نہ ہوں تو ہم دس محبسوں میں سے نو محبسوں کو بند کر سکینگے۔

ایک دوسرے انگلینڈ کے جج نے کہا:-

میں یقین کرتا ہوں کہ ان ممالک میں منجملہ دس کے نو جرائم ایسے ہوتے ہیں جو نشہ کے عادی گھرانوں کی وجہ سرزد ہوا کرتے ہیں۔.........

لارڈ رچی جب کہ وہ ہوم سکرٹری تھے اونہوں نے ان خیالات کا اظہار فرمایا کہ ۸۰ فیصد جرائم محض الکحل کے استعمال کی بنا پر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

ایک مرتبہ سر ولیم ہارکورٹ سے دوران گفتگو میں بطور تمسخر کے یہ پوچھا گیا کہ آپ تحریک ترک مسکرات کے مصلح و رہبر کب سے ہوئے تو اونہوں نے بلا تامل جواب دیا کہ اوس وقت سے جبکہ

میں محکمہ ہوم ڈپارٹمنٹ یا ہوم سکریٹری کے ذمہ دار عہدہ پر تھا مجھے ان تمام جرائم ۔ ۔ ۔ ۔ کے اصل وجوہات ——— اسباب سے بہرہ ور ہونے کا موقع ملا جس کی وجہ سے کئی مرد اور عورتوں کو آزادی اور زندگی سے محروم ہونا پڑا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تمام مذاہب ——— بشمول عیسائی، بدھ، جین، ہندو اور بالخصوص اسلام نے اپنے اپنے پیروؤں کو پند و نصائح کیا ہے کہ وہ منشیات یعنے نشہ آور اشیاء کے استعمال سے پرہیز کریں ۔

منو　　۲۱۵ ——— "بادشاہ کو چاہیئے کہ فوراً جواریوں اور فروخت کنندگان منشیات کو شہر سے باہر نکال دے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آپستمبہ سوترا　　"تمام منشیات کے استعمال کو بند کر دیا جائے ۔

مہاتما گوتم بدھ کے منجملہ پانچ احکام کے یہ ایک ہے کہ تم کسی قسم کے نشیلی اشیاء ——— کا استعمال نہ کرو ۔

قرآن مجید　　"نشہ کچھ بھی نہیں بلکہ ایک ناپاک شیطانی فعل ہے اگر عظمت و عزت و مرتبہ چاہتے ہو تو اس کو چھوڑ دو ۔ اس کے نقصانات زیادہ اور فوائد بہت کم ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جیسا کہ پرسی پٹ ڈبلیو ۔ ی جانسن نے لکھا ہے کہ

ہندو مسلم ۔ بدھی ۔ جینی یا سکھوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جو اپنے مذہب کے لحاظ سے الکحل کے استعمال کو برا نہیں سمجھتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ان مذاہب کا کوئی پیرو بھی اپنے مذہب سے گمراہ ہوئے بغیر منشیات کا استعمال نہیں کرتا

دل سے توبہ

از قلم معجز رقم محمد عبدالخالق زدہ عالم پوری ضلع رائچور دکن

— (۱) —

یہ وہ شراب ہے خانہ خراب کرتی ہے ٭ یہ دو جہاں میں جان پر عذاب کرتی ہے
شراب خواری سے باز آؤ تو بھلائی ہے ٭ وگرنہ قوم کی دیکھو گے پھر تباہی ہے

افسوس۔ شراب کا دلدادہ اپنے ناعاقبت اندیشی سے اس حجرہ ریاکاری کی طرف اندھوں کی طرح گھسیٹا چلا جاتا ہے۔ جہاں چاروں طرف سے سیاہ کاری کا پھندا پھیلا ہوا ہے۔ جو اپنی عزیز جان کو کھو دیتا ہے۔ موت کا وقت مقررہ ہے۔ وہ اپنے وقت پر ضرور آتی ہے۔ مگر شرابی وقت کے قبل ہی موت کو دعوت دیتا ہے۔ کون ایسا عقلمند ہوگا جو بلائے بے درماں دشمن سے بدتر۔ زہریلے ناگن کو منھ سے لگاتا ہے۔ لعنتی وملامتی کا طوق گلے میں ڈالے سر بازار پھرے اپنوں و بیگانوں میں حقارت و ذلت کی تصویر بنا رہے۔ بچوں و اچکوں و بدمعاشوں کا کھلونا بنے۔ مبرا و منزہ منہ سے شراب کی بدبو و تعفن نکلتے رہے۔ جس سے دل سیاہ۔ جگر سوختہ ہاتھوں میں رعشہ۔ چہرہ پژمردہ سر جھکا ہوا ہو۔ بجائے نفرت و حقارت و ملامت کے شراب خانہ خراب کو ہم جلیس و ہم نوالہ و ہم پیالہ بناتا۔ خلاف احکام شرعی ہے۔ یہ بلا ذکر خدا و رسولؐ کو نزدیک آنے نہیں دیتی شرابی خود اپنے گریبان میں منھ ڈال کر فیصلہ کر لے۔ اللہ تعالے اپنے پاک کتاب میں جا بجا آواز بلند ارشاد صادق فرما رہا ہے کہ ”شراب حرام ہے“ ”شراب حرام ہے“ مگر شارب کی اس حکم قضا شیم پر نظر نہیں پڑتی۔ افسوس صد افسوس بر حال ما

ناصح کی نصیحت پر نظر چاہیئے ٭٭٭ گو ناصح کا فعل برا کیوں نہ ہو

— (۲) —

یوں تو ہر فرد بشر کتم عدم سے جب عالم کائنات میں ظہور پذیر ہوتا ہے وہ معصوم کہلاتا ہے۔ مگر جب کائنات عالم کی آب و ہوا میں پرورش پاکر عالم طفلی کی مسافت طے کرنے کے بعد عالم جوانی میں قدم رکھتا ہے تو جذبات و خواہشات نفسانی کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ اگرچہ کہ وہ ذی علم یا جاہل ہی کیوں نہ ہو۔ صحبت صالح میں بود و باش پائے تو وہ سیدھا

اور نیک راستہ اختیار کرتا ہے۔ اگر صحبت بدل جائے تو وہ بُری اور گندگی کی زندگی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بمصداق اس مقولے کے۔ ؎

؎ صحبت صالح ترا صالح کند ؛ صحبت طالح ترا طالح کند

یہ انسان کا فطری تقاضا ہے کہ اوس کو جس رُخ پر لے جایا جائے اُسی کا دلدادہ ہو جاتا ہے۔ چاہے بھلائی کی طرف لے جاؤ۔ یا برائی کی طرف۔ مگر انسان کو چاہیئے کہ عقل سے بھی کام لیا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کو عقل سلیم عطا کر کے اشرف المخلوقات کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ مگر وہ بری صحبت کی زد میں آکر اپنی عقل خرد کو کھو بیٹھتا ہے اوس کو یہ سوجھائی نہیں دیتا کہ میں کس لئے پردہ کائنات پر ہویدا ہوا۔ اور مجھے اس اسٹیج پر کیا کردار ادا کرنے ہیں۔ اس سے بے بہرہ ہو کر غار ظلمات میں اندھا دھند گر جاتا ہے۔ پھر وہ کسی کے سمجھانے پر نہیں سمجھتا۔ اُسکے لئے پند و نصائح بے سود۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ اچھی صحبت اختیار کرے۔ اور اس گناہ سے بچتا رہے۔ چونکہ یہ فعل خدا و رسولؐ کے احکام کے منافی ہے۔ جو شخص اس احکام کی نافرمانی کرتا ہے۔ اس کی جگہ [illegible]

”بھائیو“ شراب خانہ خراب سے بچ کر ملائک صفتی کی صحبت میں زندگی بسر کرو۔ اگر چاہیں اللہ اور اللہ کے حبیبؐ کی خوشنودی ہے۔ ؎

خدا پناہ میں رکھے بلائے جانی ہے ؛ غلط نہیں جو کہوں مرگ ناگہانی ہے

ترک شراب میں دین و دنیا کی فلاح پوشیدہ ہے۔ اوس کی صحبت تمہاری تنزل کا باعث۔ اوس سے نفرت تمہاری ترقی کی موجب ہے۔ ایک دفعہ تھوڑی دیر کیلئے ذرا اپنی پچھلی زندگی کا جائزہ لیجئے۔ تو اوس کی تباہ کاریاں اور بربادیاں ایک ایک کر کے پردہ فلم کی طرح تمہارے تصور میں آتی جائنگی۔ اور تمہیں اپنی گزشتہ زندگی میں ہر پہلو نقصان ہی نقصان نظر آئیگا۔

”بھائیو“ اس بلائے بے درمان شراب حرام کو چھوڑ کر شراب عرفان خداوندی سے مخمور ہو جاؤ۔ جسکی ہستی میں حیات ابدی و پیغام بیداری موجود ہے۔ جسکی ہر منزل فلاح دارین کا سرمایہ رکھتی ہے۔ آؤ تم اور ہم ملکر خدائے قدوس کے سامنے بہ صمیم قلب و بخلوص نیت عہد کریں کہ آئندہ اس شراب خانہ خراب کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ترک کرینگے۔ خدا اس عہد پر ہم سب کو قائم رکھے۔ آمین ثم آمین

؎ شراب جان کی دشمن ہے مال کی دشمن ؛ یہ جائداد کی دشمن ہے آل کی دشمن
دل و جگر کی یہ دشمن دماغ کی دشمن ؛ شراب کیا ہے یہ اولاد آل کی دشمن

اقتباسات

(۱) امتناع مسکرات

"امتناع مسکرات" کے ذریعہ مکمل طور پر "شراب نوشی" کو دفع نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اسکی وجہ سے "منشیات کی فراہمی" میں زیادہ دقت پیدا ہو جاتی ہے۔

کم از کم مے نوشی کھلی جگہ پر نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ موجودہ زمانہ میں منشیات کا جس قدر استعمال ہوا کرتا ہے اتنا (امتناع مسکرات کی بدولت) ہوا کرے گا۔

امتناع مسکرات کے بدترین دن کا مقابلہ منشیات پر قانونی پابندی کے عائد ہونے پر جو حالات پیدا ہوئے ہیں اون سے بھی نہیں ہو سکتا۔

(۲) الکحل...... منشیات کا رنہما ہے.....

...... یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تمام قوموں نے متفقہ طور پر یہ طے کیا ہے کہ "افیون اور کوکین" کی فروخت اور تقسیم کو مریضوں کی حد تک محدود رکھا جائے۔

تاہم یہ درست ہے کہ اگرچہ "الکحل" کی وجہ سے فوراً ہی بہت کم نقصان رسان اثر ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے نشہ کی لت پڑ جانے کے اثرات بھی نسبتاً افیون اور کوکین کے دیر رس ہوتے ہیں اور اس حد تک بھی اوس کا اثر "متعدی" نہیں ہوتا۔ پھر بھی امریکہ کے لوگوں کی صحت پر مقابلتاً اون اثرات کے جو بقیہ تمام عادی کرنے والی اشیاء کے ہوتے ہیں ہر سال مجموعی طور پر برا اثر زیادہ مترتب ہوتا ہے

(سیھے ون ایمرسن)

الکحل متعدد زہروں میں سے ایک مہلک "زہر" ہے۔ جو نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی طور پر "مہلک" ہے۔ دنیز مثل جنسی امراض ــــ الکحل بھی صحت و عافیت کا "قاتل" ہے۔

بچوں کی دنیا

"پینے کا مزہ"

مسٹر ویلیدرتی جگناتھ راؤ (متعلم انٹرمیڈیٹ جامعہ عثمانیہ)

ہمارا مکان گاؤں کے باہر کھیتوں کے بیچ ایک ٹیلے پر واقع ہے۔ اس کے تین طرف کھیت ہیں اور ایک طرف نالہ رواں ہے جس پر تاڑ کے درخت پڑے ہوئے ہیں۔ جو پل کا کام دیتے ہیں۔ مکان سے کچھ ہی قدر فاصلہ پر ایک شراب کی دوکان ہے۔ اطراف واکناف کے دیہاتی شراب پینے کیلئے اس شراب خانہ پر شام کے وقت جاتے ..... اور رستہ میں عبور کرتے پڑتے اس نالے پر سے گزرتے ہیں

ایک رات کا واقعہ ہے کہ کچھ دیہاتی ۱۱ بجے کے قریب شراب پینے کیلئے آئے۔ شراب نوشی کے بعد واپسی پر اوس نالہ پر سے گزر رہے تھے کہ ایک صاحب کی لکڑی نالہ میں گر گئی۔ اون شراب میں بدمست افراد میں سے ایک صاحب نالے میں لکڑی تلاش کرتے ہوئے اترے لیکن لکڑی کا کہیں بھی پتہ نہ چلا۔ دوسرے نے چراغ کے لئے ایک مکان پر آواز دی۔ صاحب خانہ (جو خود بھی شراب میں مدہوش تھے) کہا بھائی چراغ کس لئے مانگتے ہو۔ اس پر اوس نشہ میں بدمست آدمی نے کہا جناب ہماری لکڑی نالہ میں گر گئی ہے اوس کو ڈھونڈنے کیلئے چراغ چاہیئے۔ جلد دیجئے ورنہ .... صاحب خانہ نے پھر توجہ دلائی کہ آدھی رات کو شریفوں کے گھر پر یوں غل نہیں مچایا جاتا اور دوسرے چاندنی رات بھی ہے مناسب یہ ہے کہ آپ چاندنی میں لکڑی ڈھونڈئیں۔ وہ شخص شراب میں بہت چور تھا۔ اوس کی آنکھوں کو کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اس کی نگاہوں میں دنیا تاریک تھی۔ اور چکر کھا رہی تھی۔ اوس نے نشہ کی حالت میں کہا جناب چراغ دیجئے۔ صاحب خانہ بھی کسی قدر نشہ میں جھوم رہے تھے بس کیا تھا دونوں میں توتو میں میں کا بازار گرم ہوگیا۔ اور صاحب خانہ نے بہت درشت لہجہ میں کہا جناب چراغ وراغ کچھ نہیں ہے۔ ٹھیک طریقہ سے اپنا راستہ لیجئے۔ اس پر دونوں میں خوب ہاتھا پائی کی نوبت آئی۔ مار پیٹ کا بازار گرم ہوگیا۔ دونوں کو خوب چوٹیں آئیں۔ بالآخر

صاحب خانہ بڑبڑاتے ہوئے اپنے گھر میں چلے اور وہ شرابی بدمست یہ کہتا ہوا واپس لوٹا کہ اچھا اگر لکڑی صبح میں نہ ملے تو پانچ سو روپیہ جرمانہ ۔

صبح ہو رہی تھی صاحب خانہ چوٹوں کے درد اور تکلیف میں پلنگ پر چادر اوڑھے ہوئے دراز تھے تھوڑی دیر کے بعد آفتاب عالمتاب اپنی باریک نہیں رضائی سے اپنا منہ نکالا تو صاحب خانہ مرہم پٹی کیلئے دواخانہ پہنچے جب ڈاکٹر نے چوٹوں کے اسباب دریافت فرمایا تو جواب دیا کہ جناب کیا کہوں یہ ''پینے کا مزہ'' ہے ۔

ہندوستانی کسان اور مزدور رات دن گرمیوں اور جاڑوں میں سخت محنت کرتے ہیں پھر بھی پیٹ بھر کھانا تن بھر کپڑا میسر نہیں آتا ۔

وجہہ صاف ظاہر ہے

ہر سال (۲) ارب ۳۳ کروڑ روپیہ منشیات پر لٹایا جاتا ہے ۔

عالم ترک مسکرات

بلدہ و مضافات

رپورٹ (عرس کوہ شریف ولنگم پلی)

بتاریخ ۳ شہریور ١٣٥٣ ف بوقت ۴ ساعت انجمن ہذا کے روورس حسب پروگرام کوہ شریف کے عرس میں شریک رہ کر بغرض اشاعت ترک مسکرات مسٹر سداپور کر روور لیڈر کے ہمراہ روانہ ہوئے جملہ بارہ روورس ایک روور لیڈر اور ایک ناشر شریک تھے۔ جملہ اراکین ٹروپ بوقت چار ساعت بہ مقام کوہ شریف پہنچے۔ آدھا گھنٹہ آرام لینے کے بعد لٹریچر تقسیم کرنا شروع کیا۔ محلہ کوہ شریف اور پہاڑ کے اطراف واکناف جو لوگ جمع تھے ان میں کافی لٹریچر تقسیم کروایا گیا اور شام میں بوقت ۸ ساعت میجک لینٹرن شو کا انتظام کیا گیا اس موقع پر روورس انجمن نے تمام لوگوں کو ایک جگہ خاموشی سے بیٹھنے کا انتظام کیا مسٹر راگھوبند راؤ صاحب نے ایک موثر تقریر فرماتے ہوئے میجک لینٹرن کے ذریعے عوام کو نقصانات سیندھی شراب بتلایا تقریباً اس جلسہ میں دو سو سے زاید لوگ شریک رہے یہ جلسہ ساڑھے نو بجے شام میں ختم ہوا۔ مسٹر سداپور کر روور لیڈر نے جملہ روورس کو ناشتہ وچائے کا انتظام انجمن ہذا کی جانب سے کیا اور عالیجناب نواب انچارج صدرنشین صاحب بہادر کا شکریہ ادا کیا کہ عالیجناب نے ان روورس کو ایسے موقع پر پبلک سروس کا موقع عطا فرماکر ان نوجوانوں کی حوصلہ افزائی فرمایا۔

بتاریخ ۴ شہریور ١٣٥٣ ف حسب اعلان سابق جملہ روورس مسٹر سداپور کر روور لیڈر و مسٹر راگھو راؤ صاحب ناشر انجمن ہذا روبرو راج محل ٹاکیز جمع ہوئے شام کے چار بجے سے رات کے ۸ بجے تک تقسیم لٹریچر و میجک لینٹرن شو کا کام انجام دیا اگرچیکہ بارش کی وجہ سے کچھ تکلیف ہوئی۔ باوجود اس کے ہمارے روورس لوگوں کو جمع کرنے میں کامیاب رہے مسٹر راگھوبند راؤ صاحب ناشر نے نقصانات سیندھی شراب بذریعہ میجک لینٹرن بتلایا اور پبلک سے اپیل کیا کہ ان برے عادات سے بچ کر تن من دھن کی بربادی سے احتیاط کریں بوقت

بس ساعت شب جلسہ برخاست ہوا مسٹر سدھا پورکر روور لیڈر کی اجازت سے روورس واپس ہوئے۔

روئداد جلسہ

یکم مہر سنہ ۱۳۵۳ف بدفتر صدر انجمن ترک مسکرات نہرس روورس کا ایک جلسہ بصدارت مسٹر ماناک راؤ معتمد صدر انجمن ترک مسکرات منعقد کیا گیا۔

مسٹر وسنت ریڈی کو مددگار روور لیڈر اور بجائے مسٹر وسنت ریڈی اور مسٹر وسملو پٹرول لیڈر (جو سال گزشتہ نہایت درجہ محنت اور خوبی سے اپنا کام انجام دیئے تھے) آیندہ سال کے لئے مسٹر وسنت راؤ اور مسٹر رنگ راؤ کو بہ حیثیت پٹرول لیڈر منتخب کیا گیا۔ جلسۂ ہذا کی یہ پالیسی کہ ہر سال انتخابات میں یہ جذبہ کہ جملہ امیدواران کو موقع دینا چاہیئے نہایت درجہ مستحسن ہے۔

ٹروپ لیڈر مسٹر موہن راج نائیڈو محرک ہوئے اور یہ تحریک بھی منظور ہوئی کہ ایسے روورس کو جو بپابندی حاضر نہیں ہوتے ہیں ٹروپ سے علحدہ کردیں بغلبہ آرا منظور کی گئی۔

مسٹر سدھا پورکر روور لیڈر نے روورس کو نصیحت کی کہ وہ غیر حاضر رہکر دیگر روورس کا عزیز وقت خراب نہ کریں بلکہ دلچسپی سے اپنا کام انجام دیں۔

آخر میں صدر جلسہ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے اسکوٹ کے فوائد و محاسن سے آگاہ کیا اور حاضر باشی سے اپنا کام انجام دینے کیلئے کہا۔

دوستی ہرگز مکن با بادہ خوار

از چنان کس خویشتن را دور دار — فرخ

اضلاع و دیہات

تحریک ترک مسکرات بمقام بنگلور

تباریخ ۲۰ امرداد ۱۳۵۳ف چند معززین نے بمقام قصبہ دیگلور ایک انجمن ترک مسکرات تشکیل دی جس کے صدر اور ارکان حسب ذیل ہیں۔

صدر جناب مرزا اسد اللہ بیگ صاحب

معتمد۔ جناب غلام محمود انصاری صاحب

شریک معتمد۔ جناب وینکٹ راؤ صاحب سوداگر

خازن۔ جناب غلام نبی صاحب سوداگر

ارکان

(۱) جناب محمود علی خاں صاحب ناظر (۲) جناب احمد خاں صاحب ناظر

(۳) جناب ناگناتھ صاحب (۴) جناب مرزا جعفر بیگ صاحب

(۵) جناب منیا صاحب

صدر، معتمد اور ارکان صاحبان نہایت قابل مبارکباد ہیں کہ ان قد قلیل عرصہ میں اونھوں نے نہایت مستعدی سے اور صلح کل پالیسی کے ساتھ "ترک مسکرات" کے خیال کی ترغیب سے کر بلا تفریق مذہب و ملت (ہندو مسلم برادران کے اشتراک سے) مقامی طور پر اس تحریک کو نہایت کامیاب بنایا ہے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ منشیات کے استعمال پر خاطر خواہ کمی واقع ہوگئی ہے۔ اگر برادران وطن بلا تفریق مذہب و ملت تحریک ہذا کے ساتھ اشتراک عمل رکھیں تو کوئی تعجب نہیں کہ بنگلور منشیات کے استعمال کو ترک کرنے میں دیگر دیہات اور تعلقات کے لئے شمع ہدایت ثابت ہوگا۔

"امتناع مسکرات کا مقصد ترک مسکرات ہی کی مہم سے تلقین و تفہیم کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے"

شاہ منزل میں پریس کانفرنس موازنہ کی تفصیلات کی توضیح

(۵۹)

مملکت آصفیہ کے موازنہ بابت ۱۳۵۴ف کو پیش کرنے کیلئے ۲۵/۱۲/۵۳ف کو صحافتی کانفرنس شاہ منزل میں منعقد ہوئی تھی اس میں سب سے پہلے ہز اکسلنسی سر صدر اعظم بہادر دولت آصفیہ نے ایک جامع اور مبسوط تقریر فرماتے ہوئے موازنہ کی تمام ضروری اور اہم تفصیلات پیش کیں جس کے بعد ہز اکسلنسی نے ارباب صحافت کو سوالات کرنے کی دعوت دی۔ تاکہ ایسے امور جو مزید وضاحت چاہتے ہیں ان پر روشنی ڈالی جاسکے قبل اسکے کہ سوالات کئے جائیں ہز اکسلنسی نے یہ بتایا کہ موازنہ کے نوٹ میں جو بحث تنظیم مابعد جنگ کی منصوبہ بندی نئے محاصل جاگیرات کے نظم و نسق کو بلند کرنے اور مستقبل کی منصوبہ بندی سے متعلق دیگر مسائل مثلاً ایک نئی معاشی سیول سروس کے قیام کے امکان سے کی گئی ہے وہ ظاہر کرتی ہے کہ حکومت سرکار عالی ان مسائل کی اہمیت کو محسوس کرتی ہے لیکن اس بحث میں اس مرحلہ پر حکومت کی کسی طے شدہ پالیسی کی ترجمانی نہیں کی گئی ہے۔

ارشاد ہمایونی

بعد ازاں کانفرنس میں اس کا بھی انکشاف کیا گیا کہ جب موازنہ کو اعلیٰحضرت بندگانعالی کا شرف منظوری حاصل ہوا تو اس کے متعلق ارشاد ہمایونی ہوا کہ کونسل کی رائے کے

مطابق پیش کردہ موازنہ منظور کیا جاتا ہے جو کہ قابل اطمینان ہے اور یہ کہ ہمارے پیش کردہ میں محفوظات کی مقدار جو بیس کروڑ ہو جانے کی جو توقع ظاہر کی گئی ہے اس سے مجھے اطمینان ہوا کہ باوجود حالات حاضرہ کے فینانس کی حالت اچھی ہے۔ نظر براں صدرالمہام فینانس کے خدمات جنکو کونسل نے اچھی نظر سے دیکھا ہے قابل قدر ہیں۔"

ارباب صحافت نے اپنی تشفی خاطر کیلئے یوں تو متعدد سوالات کئے لیکن ان میں سے ایک اہم سوال و جواب جو حکومت کی آبکاری مسلک سے متعلق ہے۔ درج ذیل ہے۔

ہز اکسلنسی سر صدر اعظم بہادر نے اس امر کا یقین دلایا کہ زائد محصول منافع سے حکومت کو جو آمدنی ہوئی یا ہوگی اسکو حکومت مفاد عامہ کے لئے صرف کرے گی جس کا اس محصول کے عاید کرتے وقت حکومت نے وعدہ کیا تھا۔

حکومت اور آبکاری

آبکاری کی آمدنی میں اضافہ سے متعلق جب یہ سوال کیا گیا کہ منشیات کا استعمال اور اون کی فروخت کو حیدرآباد جیسی اسلامی مملکت کیوں نہ قطعی ممنوع قرار دیدے تو ہز اکسلنسی سر صدر اعظم بہادر نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مسکرات کے استعمال اور فروخت کی قانونی ممانعت کا طریقہ آج تک کسی ملک میں کامیاب نہ ہو سکا۔ حتیٰ کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں جنکے نظم و نسق کا معیار ہندوستان کے معیار سے کہیں زیادہ بلند ہے وہاں بھی حکومت کو اس مہم میں کامیابی نہ حاصل ہوئی۔ اور بالآخر حکومت امریکہ کو قانونی امتناع کو منسوخ کرنا پڑا۔ اس سلسلہ میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ کو برطانوی ہند کے نظم و نسق کا جو وسیع تجربہ ہے اسکی روشنی میں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ کانگریسی حکومتوں کے زمانہ میں جب بعض رقبہ جات مثلاً شہر بمبئی اور مدراس کے چند اضلاع میں قانون امتناع مسکرات نافذ کیا گیا تو کامیابی نہیں ہوئی بلکہ ان علاقوں میں ناجائز شراب کی کشیدگی بے انتہا بڑھ گئی جس کا انسداد حکومت کے امکان سے باہر ہو گیا آپنے مزید فرمایا کہ امتناع مسکرات کا مقصد ترک مسکرات ہی کی مہم سے تلقین و تفہیم کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔

رسالہ ترک مسکرات

ماہ نامہ

اردو، تلنگی، مرہٹی اور کنڑی زبانوں میں شایع کیا جاتا ہے
ترک مسکرات سے متعلق مضامین، افسانے، نظمیں، اور عالمی
خبریں شایع کی جاتی ہیں

سالانہ چندہ صرف ۱۲/۸

تفصیلات کے لئے

معتمد صاحب صدر انجمن ترک مسکرات سے مراسلت فرمائیے

منتخب کلام کا مجموعہ

بزبان اردو ۶/

بزبان تلنگی ۴/

دفتر صدر انجمن ترک مسکرات

سے

حاصل فرمائیے

از دفتر صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

(سند حوالگی ڈاک حاصل کی گئی) رجسٹرڈ آصفیہ ۱۵۱

بخدمت شریف جناب

۲۳ — صاحب نواب سالار جنگ بہادر
دیوان دیوڑھی، حیدرآباد

مطبوعہ دکن لا رپورٹ مشین پریس چادر گھاٹ حیدرآباد دکن